REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO.P/GDP-23.

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۴۱ | شمارہ ۴۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائب ایڈیٹر: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:
بذریعہ ہوائی ڈاک: ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۴ ربیع الثانی ۱۴۱۳ ہجری | یکم اخاء ۱۳۷۱ ہش | یکم اکتوبر ۱۹۹۲ء

اخبارِ احمدیہ

بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضورِ انور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہمدردیٔ نوعِ انسان

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۱۲ سراجِ منیر صفحہ ۲۸)

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔" (روحانی خزائن جلد ۱۷ اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳۴۴)

صومالیہ کے قحط زدگان کی امداد کے لئے

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی عالمگیر تحریک

احبابِ جماعت احمدیہ بھارت اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ راگست ۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن میں افریقہ کے ملک صومالیہ کے قحط زدگان کی امداد کے لئے بین الاقوامی خدمتِ خلق کا ادارہ قائم کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اس ضمن میں حضور انور کے خطبہ کا اقتباس ذیل میں تحریر ہے:-

"ملک صومالیہ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ بھوک کے اتنے دردناک عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بڑی دیر سے کوشش کر رہی تھی کسی طرح ہمارا رابطہ ہو۔ ہم خود وہاں پہنچیں اور خدمتیں کر سکیں۔ اور جماعت نے افریقہ کے غریب ملکوں کیلئے جو قربانی پیش کی ہے اس میں سے صومالیہ کو حصہ دیا جا رہا ہے۔ مگر کوئی پیش نہیں گئی۔ کیونکہ خدمت کے جو انتظامات اور نظام ہیں ان پر بھی ان قوموں کا قبضہ ہے۔ اور اپنی مرضی کے خلاف کسی کو اجازت نہیں دیتے۔ آخر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے اور امریکہ کو بھی ہدایت کی ہے اور انگلستان کو بھی خدمت کے لئے جو روپے آپ کے پاس اکٹھے ہیں وہ جس ادارے کے ذریعہ بھی پہنچتے ہیں وہ دیں تو سہی کچھ نہ کچھ۔ ہمارے ضمیر کا بوجھ تو کچھ ہلکا ہوگا۔ لیکن باقی دنیا کے ممالک کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ توفیق ہے وہ ضرور صومالیہ کے اپنے غریب بھائیوں کے لئے مسلمان کی حیثیت سے نہیں ایک انسان کی حیثیت سے پیش کریں۔ اس کے علاوہ تمام بڑے بڑے ملکوں میں جماعت احمدیہ کو یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ جس طرح ریڈ کراس وغیرہ انٹرنیشنل سوسائٹیز ہیں اسی طرح اگر مذہبی سوسائٹیاں بھی ایک بین الاقوامی حیثیت سے پہچانی اور جانی جائیں یا ان کا ایک مقام قائم ہو سکتا ہو تو اب وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اپنی آزاد سوسائٹی بنانی چاہیئے جو جماعت احمدیہ کی مرضی کے تابع خدمت کرے، اور تقویٰ اور انصاف کے ساتھ خدمت کرے اور مذہب، ملّت اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر خدمت کرے اور اس خدمت میں شریف النفس غیروں کو بھی ساتھ شامل کرے۔ تو جائزہ لینا چاہیئے۔ جہاں تک میرا تاثر ہے عیسائی انجمنوں کو اس بات کی اجازت بھی ہے۔ اور باقاعدہ یونائیٹڈ نیشنز کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ اگر میرا یہ تاثر درست ہے تو جماعت احمدیہ کو پورے زور سے کوشش کر کے اب بین الاقوامی خدمتِ خلق کا ادارہ قائم کرنا چاہیئے۔ اور اس ادارے کا دائرۂ کار تمام بنی نوع انسان تک عام ہوگا اور اس میں صرف احمدیوں سے چندہ نہیں لیا جائے گا بلکہ دنیا کے کسی بھی شریف النفس انسان سے جو اس ادارے میں شامل ہو کر خدمت کرنا چاہتا ہو اس کو بھی خدمت کا موقعہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- نگران بدر بورڈ قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم اخاء ۱۳۷۱ ہش

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اور کعبہ کی مورتیاں

ان دنوں رام جنم بھومی بابری مسجد ایشوع کو لے کر ملک کے مسلم و غیر مسلم مذہبی راہنماؤں اور دانشوروں میں ایک دوسرے پر حملوں اور جوابی حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ یہاں تک کہ بعض غیر مسلم صحافیوں کی جانب سے مسلمانوں کے معزّز ترین مرکز کعبہ شریف اور رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی ذاتِ اقدس کو بھی ہدفِ تنقید بنایا جا رہا ہے۔

بابری مسجد شروع سے ہی مسجد کی شکل میں تعمیر کی گئی تھی یا مندر توڑ کر اسے مسجد کی شکل میں تعمیر کیا گیا؟ اسے گرایا جائے یا نہ گرایا جائے؟ اور یہ کہ کسی مسلم بادشاہ نے اپنے دورِ اقتدار میں مندروں کو توڑا یا نہیں۔ اس وقت یہ بات زیرِ بحث نہیں ہے۔ زیرِ بحث امر صرف آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ اقدس ہے۔ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ کعبہ شریف زمانہ اسلام سے قبل ایک ایسا مندر تھا جس میں مورتیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب مکّہ پر فتح حاصل کرلی تو آپ نے اس "مندر" کی مورتیوں کو توڑ کر اسے مسجد میں تبدیل کر دیا، نہایت غلط اور حقیقت سے دُور بات ہے۔

اصل بات جس کا ثبوت مسلمان قرآنِ مجید سے پیش کرتے ہیں اور جسے تنگ نظر اور متعصب طبقہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کا اسلامی مرکز بعد میں مورتی استھان میں تبدیل کیا گیا۔ شروع زمانہ سے ہی وہ خدائے واحد کی عبادت کا مرکز تھا۔ جو مرورِ زمانہ سے اور ارضی و سماوی حوادث کے باعث بعد میں گر گیا اور پھر انہی بنیادوں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔ اس تعمیر کا اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مبارک دور کا درمیانی عرصہ تقریباً تین ہزار سال کا بنتا ہے۔ جس دوران یہاں حج کی رسم بھی ادا کی جاتی رہی۔ دُور دُور سے لوگ اسے مقدس و متبرک سمجھ کر آتے رہے۔ اور پہلے پہلے تو صرف عمارت کے پتھروں کو ہی متبرک سمجھ کر اپنے گھروں میں لے جاتے رہے۔ تاکہ اگر کسی وقت اس مبارک گھر کی زیارت نہ کر سکیں تو کم از کم اس کے پتھروں سے ہی فیضیاب ہوتے رہیں۔ ٹھیک اُسی طرح جیسے ہندوؤں میں راون کی چتا کی جلی ہوئی لکڑیوں کو مقدس سمجھ کر ہندو لوگ اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ تاکہ اس بہادر اور عالم آدمی کی کچھ برکت حاصل کر سکیں۔ ویسے اس اندھی جہالت کی اس اعتبار سے سمجھ نہیں آتی کہ ایک شخص خواہ کتنا بھی بڑا عالم یا بہادر ہو لیکن جس قوم کے روحانی باپ کا دشمن رہا ہو اُس سے وہ قوم فیض حاصل کرنے لگے۔ خیر یہ ہندوؤں کا اپنا اندرونی معاملہ ہے۔ ہمارا کہنا تو صرف یہ ہے کہ اسی طریق سے مکّہ سے بھی پتھر لے جائے جاتے رہے اور پھر ترقی کرتے کرتے یہی پتھر مورتیوں کی شکل میں گھڑ کر کعبہ شریف میں بھی رکھے جانے لگے۔ ان میں سے بعض بُت نہایت خوفناک شکل میں اپنے ہاتھوں میں تلواریں پکڑے ہوئے تھے۔ بعض کے خوفناک دانت اور بعض مختلف قسم کے جانوروں کی شکلوں کے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح آج ہندو مندروں میں مورتیاں بال بکھرے ہوئے دانت نکلے ہوئے سانپ۔ شیر اور ہاتھی کی سونڈ وغیرہ کی شکل میں نظر آتی ہیں۔ کعبہ شریف میں رکھی گئی ان مورتیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے ۳۶۰ تک پہنچ گئی تھی۔ جن کی باقاعدہ پوجا ہوتی تھی۔

اس مورتی پوجا اور شرک کے نتیجہ میں ہی اہلِ عرب اور خاص طور پر اہلِ حجاز توہم پرستی کے شکار ہو گئے۔ مختلف قسم کی گندی رسوم ان میں رائج تھیں۔ بدکاری۔ شراب۔ عورتوں کی بے حرمتی۔ جھوٹ، دھوکہ۔ قتل۔ لوٹ مار۔ سب ان میں عام تھی۔ اور نہ صرف اہلِ عرب بلکہ اُس دور میں تمام دنیا ہی جن میں وطنِ عزیز ہندوستان بھی شامل ہے شرک اور اس سے پیدا ہونے والی تمام بیماریوں میں مبتلا تھا۔ چنانچہ اللہ جلّ شانہٗ نے بالخصوص مسجد حرام اور پھر تمام دنیا سے شرک کے خاتمے کے لئے اور وحدانیت کے قیام کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مبعوث فرمایا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح انتہا درجے کی رات کی تاریکی کے بعد سورج کی روشنی اور توانائی بخش کرنیں تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔

مذکورہ بیان میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب قرآنِ مجید اور اسلامی تاریخ کے حوالے سے ہے۔ اب اگر ہندو سکالر ہم سے ان امور کے ثبوت اسلامی دنیا کے باہر سے تلاش کر کے لانے کے لئے کہیں تو یہ ہمارے لئے اس لحاظ سے ممکن نہیں کہ آغازِ اسلام سے قبل کے جاہلیت کے دور میں اس قدر شدّ بدّ نہیں تھی کہ مخالفینِ اسلام خواہ وہ عرب کے ہوں یا ہند کے، اپنی تاریخ کو اکٹھا کر سکتے۔ اب وہ قوم جو اپنی تاریخ کو اکٹھا نہ رکھ سکے، اُس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ دوسری اقوام کی تاریخ کو مرتب کر سکے گی عقل سے بعید بات معلوم ہوتی ہے۔ پس عرب پر اور کئی دوسری اقوام پر اسلام کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے نہ صرف عرب کی زمانۂ جاہلیت کی تاریخ کو محفوظ رکھا بلکہ عرب کے علاوہ بعض دیگر ممالک اور اقوام کی تاریخ کو بھی محفوظ کر کے ایک بڑا علمی سرمایہ دنیا کے لئے چھوڑا ہے۔

اس بات کے عقلی ثبوت میں کہ کعبہ شریف شروع میں مرکزِ توحید تھا صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر قوم کی ابتداء توحید سے ہی ہوئی ہے۔ لیکن بعد میں اُن میں شرک پھیلا ہے۔ جیسے مقدس ویدوں میں بھی ابتداء میں ایک خدا کو ماننے کی تعلیم تھی جیسا کہ بانیٔ آریہ فرقہ سوامی دیانند نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ حضرت رام چندر اور حضرت کرشن نے بھی کہیں مورتی پوجا کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ایک خدا کے تصوّر کو ہی پیش کیا ہے۔ حضرت رام اور حضرت کرشن نے اپنی مبارک زندگی میں کبھی بھی مورتیوں کی پوجا نہیں کی۔ پس اس دلیل کی بنیاد پر نہایت واضح طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مقدس کعبہ بھی شروع میں مرکزِ توحید تھا۔ لیکن بعد میں اس میں نہ صرف مورتیوں کو داخل کیا گیا بلکہ اُن کی پوجا بھی کی گئی۔

جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فتحِ مکّہ کے بعد کعبہ شریف میں رکھی ہوئی مورتیوں کو توڑنے کا حکم دیا تو یہ بالکل سچ ہے لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ ان مورتیوں کو توڑنے کا حکم اُس وقت دیا گیا جب پہلے یہ مورتیاں مشرکینِ مکّہ کے دلوں سے ٹوٹ گئیں۔ یہ بات بیّن حقیقت ہے کہ اگر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ان مورتیوں کو توڑنے کا حکم نہ بھی دیتے تو بھی اہلِ مکّہ خود ہی ان کو نیست و نابود کر دیتے۔ یہ بات خواہ مشتبہ بھی مان لی جائے کہ کعبہ میں پہلے مورتیاں تھیں یا بعد میں رکھی گئیں۔ یا یہ کہ کعبہ پہلے وحدانیت کا مرکز تھا اور بعد میں اس میں مورتیاں رکھی گئیں۔ لیکن اس حقیقت سے کونسا عقلمند انکار کر سکتا ہے کہ ان مورتیوں کو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس وقت تک توڑنے کا حکم نہ دیا جب تک وہ خود اہلِ مکّہ کے دلوں سے نہ ٹوٹ گئیں۔ اہلِ مکّہ نے جب دیکھا کہ رسولِ خدا کے مقابلہ میں ان مورتیوں کی کئی سال کی عبادت بے کار گئی، اور یہ مورتیاں باوجود مشرکین کے کثرتِ تعداد و مال کے ان کو وحدانیت کے مقابلہ میں ذرا برابر بھی فائدہ نہیں پہنچا سکیں۔ اور پھر فتحِ مکّہ کے روز وحدانیت کے علمبردار حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مبارک نمونہ انہوں نے یہ دیکھا کہ آپ نے خون کے پیاسوں، ظلم کرنے والوں، عبادت سے روکنے والوں، تشدّد کا شیوہ اختیار کرنے والوں، قتل کرنے والوں، یہاں تک کہ آپ کے چچا حضرت حمزہ رضؓ کا کلیجہ چبا لینے والوں کو بھی ایک ہی مبارک جملے سے معاف فرما دیا۔ ایسے کریمانہ سلوک کے بعد کونسا مشرک ہوگا جو پھر اپنے بتوں کی عبادت پر قائم رہتا۔ اکثریت اس حسنِ سلوک کے نتیجہ میں مسلمان ہو گئی اور ان بے جان مورتیوں سے بددل ہو گئی۔ بعض ایسے بھی تھے جو فوری مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد میں اسلام کی حسین تعلیم کے نتیجہ میں بالآخر مسلمان ہو گئے۔ ایسے لوگ بھی اسلامی حکومت کے تحت امن میں رہے۔ بعض مکّہ چھوڑ کر بھاگ گئے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کو بُلایا اور فرمایا کہ وہ غیر مسلم ہونے کی حالت میں بھی امن پسند شہری بن کر مکّہ میں رہ سکتے ہیں۔

اسلامی تاریخ میں لکھا ہے کہ رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک مرتبہ عورتوں سے بیعت لے رہے تھے۔ جب آپ ان الفاظ پر پہنچے کہ "ہم شرک نہیں کریں گی" تو ہندہ جس نے رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبا لیا تھا فوراً سامنے آئی اور بولی، اے خدا کے رسول! کیا ہم اب بھی شرک کریں گی جبکہ آپ کے ایک خدا کے مقابلہ میں ہمارے ۳۶۰ بُت ناکام ہو گئے۔ ہم تو ایسے بتوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ افسوس کہ جو بات مشرکینِ مکّہ کی عورتوں کو سمجھ میں آگئی وہ آج کے دانشوروں کو سمجھ نہ آسکی۔ اور وہ مشرکینِ مکّہ کی مرضی کے خلاف اُن کی ناجائز وکالت کرتے ہوئے ایک، تو کعبہ کو مورتی استھان ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ دوسرے نہایت ظالمانہ رنگ میں کہتے ہیں کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس مورتی استھان سے مورتیاں توڑنے کا حکم دیا۔

خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ مشرکینِ مکّہ کے دلوں سے بُت ٹوٹ جانے کے بعد ہی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مقدس کعبہ سے بتوں کے ہٹا دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ اگر آج آپ لوگ ویدوں کی اعلیٰ تعلیم اور اپنے اعلیٰ اخلاق کے نتیجہ میں ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے دلوں کو اسلام کی بجائے ہندو دھرم کی طرف مائل کر لیتے ہیں تو بابری مسجد کا مسئلہ خود بخود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ تمام مسلمان نہ صرف خود اپنے ہاتھوں سے بابری مسجد کو گرا دیں گے بلکہ اس کی جگہ مندر بنا کر اس میں بُت رکھ کر ان کی پوجا کریں گے۔ بلکہ اس ترکیب سے ہندوستان کی تمام مساجد بھی مندروں میں تبدیل ہو کر وہاں خدائے واحد کی بجائے شرک کی تعلیم پھیلنے لگے گی۔

لیکن کیا تم ایسا کر سکو گے ـــ ہرگز نہیں ـــ! پس محمدؐ پر اعتراض کرنے سے پہلے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت تو معلوم کر لو ـــ!!

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

جھوٹ کو چھوڑے بغیر نہ ہم موحد بن سکتے ہیں نہ دنیا کو توحید عطا کر سکتے ہیں

جس باریکی سے قرآن کریم نے جھوٹ کی وضاحت فرمائی ہے اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے جھوٹ سے کلیتہً پرہیز کرنا توحید کامل سے تعلق جوڑنے کی اہلیت عطا کرتا ہے

ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچے وہ روزمرہ کی عادت بنالے کہ جھوٹ کی جو مخفی پناہ گاہیں ہیں ان میں بھی جھوٹ کو پناہ نہیں لینے دوں گا

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ ظہور اگست ۱۳۷۱ ہش ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ٥
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ٥

(سورۃ الفرقان: آیات ۷۲-۷۳)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ الودود نے فرمایا۔

چند خطبات پہلے

تبتل الی اللہ کا مضمون

بیان ہو رہا تھا اور میں نے یہ بیان کیا تھا کہ تبتل الی اللہ کا توحید سے بہت گہرا تعلق ہے انسان اس وقت تک موحد نہیں بن سکتا اور حقیقت میں ایک خدا کی عبادت کرنے والا نہیں کہلا سکتا جب تک پہلے لا الٰہ کے مضمون کو سمجھ کر ہر جھوٹے خدا کا انکار نہ کر دے پھر اس پر خدا کی وحدت کا رنگ چڑھتا ہے اس کے بغیر انسان محض فرضی طور پر موحد کہلاتا ہے حقیقت میں توحید کے فلسفہ اور اس کی روح سے نابلد رہتا ہے یہ چونکہ ایسا مضمون ہے کہ جس کا ہر انسان سے روزمرہ کی زندگی میں گہرا تعلق ہے اس لئے محض فلسفیانہ بیان کافی نہیں ہے کیونکہ مختلف قسم کے انسان ہیں ایک بات ایک ذہین اور تعلیم یافتہ انسان کو سمجھ آجاتی ہے لیکن ایک عام آدمی کو سمجھ نہیں آسکتی اس لئے جہاں تک معارف قرآن کا تعلق ہے ان کا لطف اٹھانے کے لئے بھی مزاج کی کچھ پاکیزگی اور لطافت ہونی ضروری ہے لیکن ان پر عمل کرنے کے لئے اور زیادہ گہری لطافت اور گہری سوچ کی ضرورت ہے جس کو عام طور پر عوام الناس نہیں سمجھ سکتے یا ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ صلاحیتیں عطا نہیں ہوتیں کہ ان باریک باتوں کو سمجھ سکیں مگر قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو ہر چھوٹے بڑے کے لئے ہے اس میں نہایت لطیف مضامین بھی ہیں جو نہایت اعلیٰ درجہ کی سوچ اور فہم کا تقاضا کرتے ہیں اور سادہ اور کھلے کھلے مضامین بھی ہیں اسی لئے اس کتاب کو چھپی ہوئی کتاب بھی فرمایا گیا اور کھلی کھلی کتاب بھی فرمایا گیا یہی حال حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خوبیوں کا ہے کہ ایک عام بالکل سادہ ان پڑھ انسان جو دنیا کے کسی بھی خطے سے تعلق رکھتا ہو وہ آپ کی خوبیوں سے اس حد تک آگاہ ہو جاتا ہے کہ اس کا دل بے اختیار آپ کی محبت میں اچھلنے لگتا ہے لیکن یہ کہنا کہ میں نے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حسن کو پالیا ہے اور پورے عرفان کے ساتھ میں آپ پر عاشق ہوا ہوں یہ بہت بڑی بڑ ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو واقعۃً یقین عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن آنکھوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو دیکھا ان آنکھوں کو وہ نور عطا کیا گیا تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نور کی نہایت اعلیٰ پاکیزہ لطافتوں کو شناخت کر سکتا تھا اس لئے قرآن کی طرح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک کھلی کھلی کتاب بھی ہیں اور ایک چھپی ہوئی کتاب بھی ہیں۔ پس جب توحید کا مضمون بیان ہو تو اس کے پیچ در پیچ باریک معارف کا بیان بھی ضروری ہے اور ایسی کھلی باتیں بتانی بھی ضروری ہیں جو ہر سطح کے انسان کی سمجھ میں آسکیں اور وہ ان مضامین سے استفادہ کر سکے۔ پس میں نے آج کے خطبہ کے لئے یہ موضوع چنا ہے کہ

کون کونسی چیزیں ہیں جن سے تبتل اختیار کیا جاتا ہے

اور توحید کی طرف سفر کے لئے کن کن چیزوں کا چھوڑنا ضروری ہے ان میں سب سے پہلے جھوٹ ہے تمام برائیوں کی جڑ سب سے بڑا گناہ جو قرآن کریم کے نزدیک شرک کا درجہ رکھتا ہے اور جسے نجاست قرار دیا گیا ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کو سچے بھی لاعلمی میں اختیار کر جاتے ہیں اور جس سے بچنے کے لئے بہت باریک در باریک نگاہ سے نیچے اترنا پڑتا ہے۔ پس اس مضمون کو سمجھانے کے لئے میں آج انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش کروں گا اور اگر آج یہ مضمون ختم نہ ہوا تو اگلے خطبہ میں اسی کو جاری رکھا جائے گا۔

قرآن کریم مومن کی یہ شان بیان فرماتا ہے:

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا

جو شخص بھی توبہ کرے اور نیک عمل کرے فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا وہ توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف تیزی سے جھکتا ہے یہ وہی تبتل کا مضمون ہے ایک دوسرے لفظوں میں بیان ہوا۔

تبتل الی اللہ کا مطلب ہے اللہ کے غیر کو چھوڑو اور خدا کی طرف دوڑو اور يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا کا بھی بالکل وہی معنیٰ ہے صرف دوسرے الفاظ میں اس مضمون کو موقع اور محل کے مطابق بیان فرمایا گیا ہے اور اس کی تشریح اگلی آیت میں ہے اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے تیزی سے جھکنا کس کو کہتے ہیں وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ یہ ان لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو جھوٹ کو دیکھتے بھی نہیں يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ کا ایک مطلب ہے۔ جھوٹی گواہی نہیں دیتے ایک یہ ہے کہ اس پر نگاہ تک نہیں ڈالتے اس قدر مکروہ سمجھتے ہیں کہ اس سے دور بھاگتے ہیں چنانچہ اسی مضمون کی تشریح آگے ہے کہ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا جھوٹ کی ادنیٰ قسموں سے بھی پرہیز کرتے ہیں لغو باتیں جھوٹ کی ایک قسم ہیں لیکن بہت ہی معمولی سی قسم ہیں تو جب وہ لغویات کی مجالس کو دیکھتے ہیں تو ان میں ان کو کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی مَرُّوْا كِرَامًا عزت کے ساتھ اپنا دامن بچاتے ہوئے وہاں سے گزر جاتے ہیں یہ لوگ ہیں جو سچی توبہ کرنے والے ہیں اور یہ اللہ ہی کی طرف دوڑتے ہیں پس جھوٹ سے بچنا اولیت رکھتا ہے تبتل اس کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے آپ خدا کی خاطر

ہر دوسری چیز کو قربان کردیں اور

جھوٹ سے دامن نہ بچائیں تو باریک اصطلاح میں آپ مشرک ہی رہیں گے

اور لا الٰہ کی وہ پہلی منزل ہی طے نہیں ہوگی جس کے ساتھ الا اللہ کا اثبات ہوتا ہے۔

اس ضمن میں جھوٹ کی بہت سی ضرورتیں بہت سی قسمیں ہیں اُن سے متعلق مختصراً میں آپ کے سامنے ایک ایک پہلو بیان کروں گا ایک ایسا انسان ہے جسے عادتاً روزمرہ جھوٹ کی عادت ہوتی ہے یعنی روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ اس کی عادت بن جاتا ہے اور اُسے خیال بھی نہیں آتا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ سچ شاذ کے طور پر اس کے منہ سے نکلتا ہے اور عام باتوں میں بیہودہ سرائی اور جھوٹ بولنا زندگی کا ایک روزمرہ کا مشغلہ بن جاتا ہے یہ ایسا شخص ہے جو غفلت کی حالت میں زندگی گزارتا ہے۔ اسے جھوٹ سے نکالنا سب سے مشکل کام ہے جن بُری چیزوں کی عادت پڑ جائے اپنی نگاہ اُن سے غافل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بیماریاں بھی جب مزمن ہو جائیں تو انسانی جسم بیماریاں ہونے کے باوجود اُن سے غافل ہو جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ قادیان کے ایک سادہ مزاج انسان کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس کو بچپن سے عادت پڑی ہوئی تھی کہ ارادۃً نہیں، بے خیالی میں گالیاں دیتا تھا ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا اور کہا دیکھو! مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم گالیاں بہت دیتے ہو تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جیسے نیک انسان کو اپنی زبان بھی صاف کرو تو اس نے بہت گالیاں دیں اس جھوٹے کو جس نے یہ جھوٹ اس کی طرف منسوب کیا تھا اس نے کہا وہ بدبخت، وہ بدنصیب، وہ یہ اور وہ، فلاں اور فلاں بہت جھوٹ بولتا ہے جب کہتا ہے کہ میں گالیاں دیتا ہوں آپ کو کسی خبیث نے جھوٹی اطلاع دی ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول سمجھ گئے انہوں نے کہا ٹھیک ہے تمہارا کوئی قصور نہیں تم اس چیز سے بالا ہو تو بعض عادتیں ایسی قبضہ کر جاتی ہیں کہ انسان کی اپنی نظر سے اوجھل ہو جاتی ہیں جو اُن عادتوں کو پالنے والا ہے اور جس کے اندر وہ جنم لے رہی ہوتی ہیں پس جھوٹ جب یہ صورت اختیار کر جائے تو وہ سب سے خوفناک بیماری ہے جس سے کسی کو نکالنا بہت مشکل ہے۔

میں نے بھی اپنے روزمرہ کے تجربوں میں دیکھا ہے کوئی فریق ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ اُن کے جھگڑے آتے ہیں تو جس شخص کو جھوٹ کی عادت ہو اُسے یہ سمجھانا مشکل ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور بعض اتنے عادی جھوٹے ہیں کہ اگر ان کو کہا جائے کہ جھوٹ بولتے ہو تو وہ مشتعل ہو جاتے ہیں کہتے ہیں اور جو کچھ چاہو کہو لیکن مجھے آئندہ کبھی جھوٹا نہ کہنا یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ جو جھوٹ ہے یہ ہماری زندگی کی ایک دوسری سرشت بن چکا ہے۔ اپنے ملک میں جاکر دیکھیں کہ سیاست جھوٹی، تجارت جھوٹی، عدالت جھوٹی۔ زندگی کا کوئی شعبہ نہیں ہے جہاں جھوٹ جاری نہ ہو۔ روزمرہ کے تعلقات جھوٹے ایک دوسرے سے محبت کے تذکرے جھوٹے۔ ہر بات بناوٹ اور جھوٹ پر مبنی ہے اور اسی وجہ سے قوم کو سمجھ نہیں آرہی کہ ہم کیسے بیمار ہو چکے ہیں تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم جھوٹ نہیں چھوڑتے تو تمہاری توبہ ہی قبول نہیں ہو سکتی اور سچی توبہ قبول کرنے والا تو وہ ہے جو جھوٹ کے ثانوی درجوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے اس کے تیسرے چوتھے، پانچویں درجے کو بھی چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ لغو بات براہ راست جھوٹ نہیں ہے لیکن جھوٹ کی ایک قسم ہے تو وہ اُس سے بھی اعراض کرتا ہے۔ اور لغو مجلس کو دیکھتا ہے تو منہ موڑ کر عزت کے ساتھ اپنا دامن بچاتے ہوئے وہاں سے نکل جاتا ہے پس ایک یہ جھوٹ ہے دوسرا جھوٹ وہ ہے جو ضرورت کے وقت بولا جاتا ہے۔ اس

جھوٹ میں لالچ کے نتیجہ میں بھی انسان ملوث ہو جاتا ہے

اور کسی خوف کے نتیجہ میں بھی انسان ملوث ہو جاتا ہے اور یہ اس مضمون کے بالکل برعکس ہے کہ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا کہ مومن وہ ہیں جن کو خوف ہو تب بھی وہ رب ہی کو پکارتے ہیں اور کوئی چیز پانے کی حرص ہو تب بھی اپنے رب ہی کو پکارتے ہیں یہ ایک بہت اعلیٰ پہچان ہے۔ اور بڑی قطعی پہچان ہے کہ کوئی انسان موحد ہے یا توحید سے ہٹا ہوا ہے جب حرص کا موقعہ پیدا ہو تو اگر اس کا خیال اپنے رب کی طرف جائے اور وہ ہر ایسی چیز سے صرف نظر کرے خواہ کیسی ہی اس کی تمنا ہو جو خدا کے علاوہ کسی اور در سے ملتی ہو جو خدا کو چھوڑ کر نصیب ہوتی ہو تو یہ ایک موحد کی شان ہے اور جب خوف کا وقت آئے تو اگر اللہ کا خیال پہلے آیا ہے اور اسی کی طرف انسان جھکا ہے تو وہ موحد ہے لیکن خوف کے وقت اگر یہ خیالات دماغ میں کروٹیں لینے لگتے ہیں کہ اس خطرہ سے میں کیسے بچوں گا۔ کیا جھوٹا بہانہ بناؤں کیا کیا سازشیں کروں کس کا دامن پکڑوں کس سے سفارش کرواؤں۔ تو یہ سارے ایک مشرکانہ طریق ہیں جن کا توحید سے تعلق نہیں ہے اب اس مضمون کو بھی آپ دیکھیں تو روزمرہ کی زندگی میں انسانی معاشرہ میں یہ جھوٹ بھی پوری طرح چھایا ہوا ہے یعنی جھوٹ کی اس قسم میں بھی بڑے چھوٹے اچھے بُرے سارے ملوث دکھائی دیتے ہیں یہاں تک کہ بعض احمدی نوجوانوں کے متعلق بھی یہ دیکھ کر سخت تکلیف پہنچتی ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں تو سچ بولتے ہیں لیکن اگر کہیں اپنا مطلب پیش آجائے چاہے اسائلم لینا ہو یا کسی خطرے سے، کسی بدی سے بچنا ہو تو پہلے دماغ میں جھوٹ کی ترکیب آتی ہے کہ اچھا ہم یہ کرتے ہیں کہ پاسپورٹ گما دیتے ہیں اور جاکر کہیں گے کہ گم گیا تھا اور یہ کہہ دیں گے کہ ہم جرمنی سے نہیں آئے ہم تو سیدھا پاکستان سے آرہے ہیں اگر جرمنی سے آئیں گے تو دوسرے ملک والے کہہ دیں گے کہ تم پہلے جرمنی پہنچے تھے تو ان کا کام ہے کہ تمہیں اسائلم دیں یا نہ دیں اب ہمارے پاس کیا کرنے آئے ہو یا انگلستان آئے اور کسی اور جگہ پہنچے اور جاکر یہ بیان دے دیا کہ ہم تو سیدھا پاکستان سے آرہے ہیں یہ ساری باتیں جھوٹ ہیں اور خدا کے سوا کسی اور کو رب بنانے والی بات ہے پس جب اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (سورہ حٰم السجدہ: آیت ۳۱) کہ وہ لوگ جو خدا کو رب کہتے ہیں اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں پھر کسی اور رب کی طرف نہیں جھکتے یہی وہ لوگ ہیں جن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم خوف نہ کرو تم غم نہ کرو تم نے ٹھیک دامن پکڑا ہے وہی رب ہے اور وہی رب اعلیٰ ہے اور وہی تمہاری ربوبیت کے سارے سامان کرے گا لیکن جب ایک انسان خدا کو چھوڑ کر جھوٹ کا دامن پکڑ لیتا ہے تو عملاً وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ ہمارا رب جھوٹ ہے اور اس جھوٹ کے ذریعہ ہمیں مشکلات سے نجات ملے گی تب اس کا رستہ الگ اور خدا کا رستہ الگ۔ پھر اگر مصیبتوں میں پڑتا ہے تو وہ مصیبتیں بھی ابتلاء نہیں بلکہ ہلاکت کی مصیبتیں ہیں اگر اسے رزق بھی مل جاتا ہے تو وہ ایک بد اور بد بنانے والا رزق ہے۔ اس کا شیطان سے تعلق ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں تو کیوں اپنی زندگی کو تباہ کرتے ہو۔ ایک جگہ جھوٹا سجدہ کردیں تو بعض دفعہ انسان ساری زندگی کے لئے توحید سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس جھوٹ کی عبادت کرنا بہت ہی خطرناک شرک ہے ہر قدم اس سے بچنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر جب آزمائشوں کے دروازے سامنے کھڑے ہوں جن سے آپ چابی لگا کر بھی گزر سکتے ہیں اور توڑ کر بھی گزر سکتے ہیں اس وقت اگر آپ توحید کا دامن پکڑیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو وہ چابی عطا فرمائے گا جس سے آپ کی مشکلات کے دروازے کھل جائیں گے۔ اگر آپ جھوٹ کا دامن پکڑیں گے تو ان دروازوں کو توڑ کر جس جنت میں جانا چاہتے ہیں اس جنت کی بجائے وہی دروازہ جہنم کی طرف لے جائے گا اس لئے ضرورت کے وقت ایک انسان

کی آزمائش ہوا کرتی ہے اور اسی کا نام استقامت ہے۔ عام حالات میں سچ بولنا اس کا استقامت سے کوئی تعلق نہیں حقیقت یہ ہے کہ

سچائی فطرت کا حصہ ہے

سچائی کے بغیر انسان اپنے فطری تقاضے پورے نہیں کرتا۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ یہ مضمون سمجھایا تھا کہ سارے جانوروں کی دنیا میں سچ ہی سچ ہے کوئی جانور جھوٹ نہیں بولتا اور جانوروں کے جھوٹ نہ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اداؤں، اس کی حرکتوں، اس کے ردعمل سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس بیچارے میں کوئی جھوٹ نہیں ہے انسان ہے جس نے جھوٹ سیکھا ہے اور انسان ہی ہے جس کو خصوصیت سے یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جھوٹ سے بچو اس لئے انسان جب جھوٹ بولتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ کسی اور کو رب سمجھے اس کے جھوٹ کا کوئی مقصد نہیں ہے کسی اور کو اپنا بچانے والا سمجھے تب جھوٹ بولتا ہے اور یہ جو نیت کا فیصلہ ہے اس کو پہچانتا نہیں ہے وہ اس کو چالاکی سمجھتا ہے کہتا ہے خوب رہی میں نے بھی ایسی چالاکی کی کہ اگلے کو پتہ نہیں لگنے دیا کہ میں کہاں سے آیا تھا لیکن یہ بھول گیا کہ اس چالاکی میں وہ خدا کا رستہ چھوڑ گیا ہے عجیب بے وقوفوں والی چالاکی ہے کہ ایک ایسی منزل پائی جو بالکل عارضی اور بے حقیقت اور بے معنی ہے اور ایک مستقل ٹھکانے کو قربان کر دیا جس ہر وہ ابتلاء جس میں انسان کے سچ کی آزمائش ہو اور خواہ کچھ بھی ہو جس میں سچ پر ثابت قدم رہنا اور اس پر قائم ہو جانا ہے اس کا نام توحید ہے اور تبتّل کی یہ ایک قسم ہے پس جب ہم کہتے ہیں کہ تبتّل اختیار کرو اور اللہ کی طرف دوڑو تو مراد یہی ہے کہ ہر وہ چیز چھوڑ دو جو خدا سے دور لے جانے والی ہے تو قرآن کریم نے کتنا سادہ اور صاف مضمون بیان فرما دیا ہے اس میں کوئی باریک در باریک فلسفے نہیں ہیں جس کو آپ تفصیل سے سمجھیں گے: جو بھی چاہتا ہے کہ توبہ کرے جو بھی توبہ کرتا ہے اور نیک اعمال اختیار کرتا ہے فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا تو اس کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں ہے کہ وہ اللہ کی طرف جھکے اور اس کی طرف تمام تر جھک جائے تو تبتّل کے کتنے صاف پاکیزہ معنے قرآن کریم نے کھول کھول کر بیان فرما دیئے کہ جھوٹ نہ بولا کرو توبہ کرنی ہے تو جھوٹ کے ساتھ گزارا نہیں ہو سکتا جھوٹ کی ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کو بھی ترک کر دو۔

ادنیٰ چیزوں میں جہاں لغو بیان فرمایا گیا ہے اس میں ہمیں جو چیز ظاہر طور پر دکھائی دیتی ہے وہ گپ شپ ہے عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ گپ ماردی جائے تو وہ جھوٹ نہیں ہے اور لغو مجالس میں گپیں خوب چلتی ہیں بعض دفعہ لوگ ایک دوسرے سے بڑھ کر گپیں مارنے کے مقابلے کرتے ہیں کیونکہ اس کے نتیجہ میں وہ اپنی طرف سے ہر دلعزیز بنتے ہیں بعض دفعہ ایک واقعہ سناتے ہیں اور اس واقعہ میں مزا کوئی نہیں تو سمجھتے ہیں کہ اس واقعہ میں مزا پیدا کرنے کے لئے اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ نمک مرچ لگانا ضروری ہے یہ بظاہر ذاتی منفعت کے لئے نہیں ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ یہ تو کوئی ایسا جھوٹ نہیں ہے یہ تو میں نے مجلس کا دل لگانے کی خاطر کیا لیکن اگر باریک نظر سے دیکھیں تو اس میں ذاتی منفعت ہی کارفرما ہوتی ہے ایک شخص جب ایسی بات کرے جس میں لذت پیدا نہ ہو تو وہ نفسیاتی لحاظ سے الجھن محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا وہ رعب قائم نہیں ہوا میں نے مجلس کے دل نہیں جیتے اس لئے سچ سے نہیں جیتے جا سکے تو جھوٹ سے سہی وہ پھر غلط بات کا اضافہ کر دیتے ہیں لوگ اپنے آباء و اجداد کے متعلق جو باتیں بیان کرتے ہیں ان کا بھی مقصد ہوا کرتا ہے کہ آباء و اجداد میں خوبیاں نہ ہوں تو ہم بنا لیتے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ ان کی بڑائی ہماری طرف بھی منتقل ہو تو ہر جھوٹ کا ایک مقصد ہے اور بے مقصد کوئی جھوٹ نہیں بولا کرتا لغو باتیں جھوٹ کا عنصر رکھتی ہیں اور لغو باتوں میں ایک ذاتی منفعت کا جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے اور انسان چالاکی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے اور زیادہ ہوشیار

زیادہ چالاک بن کر لوگوں پر ظاہر ہوتا چاہتا ہے۔

جھوٹ کی ایک قسم بہانے بنانا ہے

اور یہ بھی روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہے اور بسا اوقات انسان کو جو سچ بولنے والا بھی ہو اس کو بھی محسوس نہیں ہوتا کہ میرا پہلا ردِّعمل کیا ہے ایک شخص کسی ایسی حرکت میں پکڑا جاتا ہے جس سے اس کو خجالت ہوتی ہے، شرمندگی ہوتی ہے اور اس کا نفس فوری طور پر اس کے سامنے عذر گھڑ کر پیش کر دیتا ہے کہ یہ کہہ دو اس طرح اس کی توجیہ کر دو۔ ایک غلطی ہو گئی معمولی سی غلطی ہے اس کی کوئی سزا بھی نہیں ملنی لیکن انسان کا نفس اپنی عزت کا اتنا تحفظ کرتا ہے کہ جھوٹے بہانے کے ذریعہ بھی تحفظ حاصل ہو تو وہ ضرور دیگا چنانچہ ایک غلطی ہوئی اور فوراً دل نے بہانہ گھڑ لیا انسان کا نفس اتنا بہانہ جو ہے کہ اگر آپ روزمرہ کی باتوں میں غور کریں کہ کس موقعہ پر آپ نے کیا بات کیوں کہی تھی تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ لاعلمی میں آپ جو بہانے بناتے رہتے ہیں۔ کاموں کے دوران انتظامی معاملات میں بسا اوقات میں نے دیکھا ہے کہ کسی سے پوچھا جائے کہ میاں یہ کام یوں کیوں ہو گیا ہے تو اس کا پہلا ردِّعمل بہانہ بنانے کا ہوتا ہے بہت کم ایسے صاف گو ہیں جن کو اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ میری غلطی میری طرف منسوب ہوگی اور اس سے بچنے کا میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں اس کے باوجود وہ کھل کر صاف کہتے ہیں کہ ہاں یہ ہماری غلطی ہے مگر روزمرہ کی زندگی میں انسان بہانے بہت بناتا ہے اور بہانہ بنانا پھر رفتہ رفتہ اُچھل کر کھلے کھلے جھوٹوں میں تبدیل ہو جاتا ہے ضرورت کے وقت جو جھوٹ بولنے والے لوگ ہیں وہ سب بہانہ جو ہوتے ہیں کوئی ایسا شخص ضرورت کے وقت جھوٹ نہیں بولتا جس کو بہانے بنانے کی عادت نہ ہو وہ شخص جو بہانوں سے پاک ہے اس کے لئے جھوٹ کی جڑیں ہی نہیں ہیں۔ انسانی فطرت میں جھوٹ کی جڑیں ہوا کرتی ہیں جو عام طور پر دکھائی نہیں دیتیں۔ جو جھوٹ باہر دکھائی دیتا ہے اس کی جڑیں اندر بھی موجود ہیں ان جڑوں کو تلاش کریں تو پھر آپ کو باہر کے جھوٹ سے بچنے کے ذرائع میسر آ سکتے ہیں۔ چنانچہ اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے میری نظر بچوں تک بھی پہنچی اور مجھے اندازہ ہوا کہ کیوں بعض ماں باپ آئندہ کے لئے جھوٹی نسلیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ سچ کی تلقین کرنے والے لوگ ہیں اور مزاج کے سخت بھی ہوا کرتے ہیں غلطیاں برداشت بھی نہیں کرتے اس کے باوجود ان کے بچے جھوٹے بن جاتے ہیں تو ایسے بچے کے حالات پر ایسے خاندانوں پر نظر رکھ کر مجھے یہ معلوم ہوا کہ حقیقت یہ ہے کہ

بچوں پر ناجائز سختی جھوٹ پیدا کرتی ہے

اگر ایک بچے کو روزمرہ یہ پتہ ہو کہ مجھ سے پلیٹ ٹوٹ جائے گی تو جوتیاں پڑیں گی مجھ سے فلاں چیز غلط ہوئی تو گالیاں پڑیں گی یا مار پڑے گی مجھے ذلیل و رسوا کیا جائے گا وہ ہر وقت دل میں بہانے ڈھونڈتا رہتا ہے ذرا اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھیں کہ میں تم نے کیا کیا تو وہ فوراً کوئی بہانہ بنا دے گا پس بظاہر ماں باپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ماں باپ غلطیوں کی سرزنش کرنے والے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ہم بہت ہی نیک اور پاک اولاد پیدا کر رہے ہیں لیکن یہ کوشش عملاً جھوٹی اولاد پیدا کرنے پر منتج ہو جاتی ہے جس قسم کی عمر ہے اس قسم کا سلوک ہونا چاہئے اگر چھوٹی عمر میں آپ کو اتنی سختیاں کرنے کا حق ہے اگر اللہ تعالیٰ آپ کو شریعت کا مکلف بنا دیتا تو آپ میں سے کون ہے جو عذاب سے بچ سکتا تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سات سال کی عمر تک بچے کو نماز پڑھنے کے لئے ہدایت دینے کی بھی ہدایت نہیں فرمائی فرمایا سات سال کا ہو جائے تو پھر پیار اور محبت سے اس کو سمجھاؤ اور شامل ہو جائے تو ہو جائے نہ شامل ہو تو نہ ہو دس سال تک اس سے یہ سلوک کرو یہاں تک کہ اس کے دل میں نماز کا تعلق راسخ ہو جائے تب پھر اس پر تھوڑی بہت سختی شروع کرو

اور بارہ سال کے بعد جب وہ بلوغت کو پہنچتا ہے تو اس کے بعد پھر اس کا معاملہ اور خدا کا معاملہ تم بیچ سے ہٹ جاؤ۔ اس نصیحت میں گہری حکمتیں ہیں وہ لوگ جو بچوں پر چھوٹی باتوں میں سختی کرتے ہیں حالانکہ نماز کا ترک سب سے بڑی بات ہے اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بہت ہی محدود زمانے میں محدود پیمانے پر سختی کی ہدایت فرمائی ہے ایسے لوگ باپ ہوں یا مائیں وہ اپنے بچوں کو تباہ کر دیتے ہیں اور میں نے بعض ایسے نوجوان دیکھے ہیں، نوجوان کیا بڑی عمر کے بھی دیکھے ہیں کہ ان کے بچپن کی ساری تصویر اُن کے اس رجحان سے نظر آتی ہے۔ کوئی بات پوچھیں کہ کیوں جی یہ کیا ہوا؟ تو ایک دم ان کی طبیعت میں خوف پیدا ہوتا ہے اور فوراً بہانہ بنانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اس سے ان بے چاروں کے دردناک بچپن کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ اپنے گھروں میں بے چاروں پر کیا گزری ہوگی۔ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر ماں باپ نے لعن طعن کی ہوگی یہاں تک کہ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ پس پہلے بہانے بنتے ہیں، پھر جھوٹ اور بہانے انسان کی نظر سے بعض دفعہ ایسے مخفی رہتے ہیں کہ اس کو پتہ نہیں لگتا کہ یہ بہانے کب جھوٹ کے بچے پیدا کریں گے جس طرح اندھیروں میں بعض دفعہ سونڈیاں پلتی ہیں اور وہ پھر کچھ عرصہ پرورش پا جانے کے بعد تتلیوں میں بھی تبدیل ہو جایا کرتی ہیں تتلیاں تو پَر کے ساتھ اُڑتی ہیں مگر جھوٹ کی سونڈیاں بے پر کی اُڑتی ہیں اور ساری سوسائٹی میں نفرتیں اور گندگیاں پھیلا دیتی ہیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ جھوٹے ہوں اور خدا سے تعلق قائم ہو جائے جھوٹے کا جھوٹ سے تعلق قائم ہوگا اس لئے جھوٹوں کی خوابوں کا کبھی اعتبار نہیں ہوتا جب کوئی خواب سناتا ہے تو میری ہمیشہ اس بات پر نظر ہوتی ہے کہ اس کا مزاج کیسا ہے اگر وہ سچا اور صاف آدمی ہے تو اس کی خواب کو میں بہت عظمت دیتا ہوں خواہ وہ سادہ سی خواب ہو لیکن اس میں بسا اوقات بڑے گہرے پیغام مل جاتے ہیں مگر جس کی روزمرہ کی زندگی کی عادت، جھوٹ بولنا اور لغویات میں زندگی بسر کرنا ہے اس کو خواب بھی آئے گی تو نفس کی اُمنیّہ ہے اس کا خدا تعالیٰ سے شاذ کے طور پر تعلق ہوتا ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جھوٹے کو سچی خواب نہیں آسکتی لیکن شاذ کے طور پر ایسا ہوتا ہے اکثر جھوٹے کو جھوٹی خوابیں ہی آتی ہیں اور اکثر سچوں کو سچی خوابیں ہی آتی ہیں تو اس لئے تعلق باللہ کے لئے جھوٹ سے تبتّل اختیار کرنا ضروری ہے تب اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوگا۔

کچھ جھوٹ ایسے ہیں جو اپنے ذاتی دفاع کے لئے نہیں بلکہ منفعتوں کے لئے بولے جاتے ہیں جیسا کہ میں نے مثال دی تھی۔ کسی جگہ کوئی فائدہ پیش نظر ہو اور سچ سے کام نہ بنتا ہو تو عام آدمی بلا تکلف جھوٹ سے کام لینے لگ جاتے ہیں جھوٹ کی یہ جو قسم ہے یہ بعض دفعہ انسانی زندگی میں، بہت دور تک تلخیاں گھول دیتی ہے خاص طور پر جب بیاہ شادی کا معاملہ ہو چنانچہ قرآن کریم نے بیاہ شادی کے موقعہ پر یعنی نکاح کے موقعہ پر پڑھی جانے والی آیات میں قول سدید اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ قول سدید کا مطلب یہ نہیں کہ سچ بولو۔ قول سدید کا مطلب ہے کہ ایسا سچ بولو کہ اس سے کسی غلط فہمی کا کوئی امکان نہ رہے۔ بعض دفعہ انسان سچ بولتا ہے لیکن سچ کے باوجود بھی غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے بعض باتوں کو چھپا لیتا ہے اور ان کا ذکر ہی نہیں کرتا لیکن جو قول سدید ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس چیز کا ذکر کرو جس کا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ کوئی غلط تأثر نہ پیدا ہو

میں نے بیاہ شادی کے جھگڑوں میں اکثر دیکھا ہے

کہ قول سدید کی کمی سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ اور اس کے بعد پھر وہ لوگ ہیں جو سراسر جھوٹ سے کام لیتے ہیں ان کے بیاہ شادی کے جو معاملات ہیں وہ تو شروع سے ہی شیطانی تعلقات سے پیدا ہونے والے ہیں اور اُن سے کسی چیز کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی بعض مائیں ہیں، وہ اپنے بیٹے کے لئے رشتہ ڈھونڈنے نکلتی ہیں تو خواہ وہ دو کوڑی کمانے والا نہ ہو اس کے متعلق ایسی جھوٹی باتیں بتاتی ہیں کہ وہ فلاں جگہ دس ہزار لے رہا ہے اور یہ عزت ہے اور یہ خاندان ہے بعض دفعہ ایک لڑکے کی بات کرتی ہیں اور شادی دوسرے لڑکے کی کر دیتی ہیں بعض دفعہ بات ایک لڑکی کی ہو رہی ہے اور شادی دوسری لڑکی کی ہو رہی ہے۔ جھوٹ، مکر، فریب۔ غلط تلبیس ایسا ذلیل معاشرہ پیدا کرتی ہیں کہ اس کی طرف دیکھنے سے کراہت آتی ہے اور پھر یہ وہ لوگ ہیں جو (بہت کم سہی لیکن ہیں) احمدی کہلانے میں فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے مکر اور فریب اور دجل کے ذریعہ تعلقات قائم کر کے پھر جب ان کی توقعات پوری نہیں ہوتیں تو طعنے دیتے ہوئے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ جی احمدی ہیں دیکھ لو مجھے بھی طعنے دیتے ہیں کہ فلاں جگہ ہم نے احمدی سمجھ کر شادی کی اور ایسا نکلا۔ بعض دفعہ مجھے ان کو بتانا پڑتا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آپ نے ہرگز احمدی سمجھ کر شادی نہیں کی تھی احمدی سمجھ کر نیک خیال کرتے ہوئے نہیں کی مجھے پتہ ہے کہ آپ نے فلاں لالچ میں کی اور فلاں لالچ میں کی اور فلاں لالچ میں کی اب وہ لالچ اُلٹی پڑ گئی ہے تو اپنے آپ کو کوسنے کی بجائے آپ احمدیت کو کوسنے لگ گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مجھ پر ذمہ داری ڈال دی تم اب میں آپ کی غلطیوں کا خمیازہ خود بھگتوں یا جماعت بھگتے آپ کو کسی طرح اس مصیبت سے نجات ملے تو بیاہ شادی کے جھگڑے جب مجھ تک پہنچتے ہیں تو جب بھی اُن کا باریک نظر سے تجزیہ کیا جائے تو اِلّا ماشاء اللہ اس میں ضرور جھوٹ کی گندگی ملی ہوتی ہوتی ہے یا قول سدید سے انحراف تو ضرور ہوتا ہے قول سدید کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ایک لڑکا بیمار ہے لیکن اس کی بیماری نظر نہیں آرہی تو یہ کافی نہیں ہے کہ انہوں نے پوچھا نہیں اس لئے ہم نے بتایا نہیں قول سدید کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی بیٹی بیاہنے جا رہے ہو وہ پوچھے یا نہ پوچھے اُس کو بتاؤ کہ اس میں یہ نقص ہے اور اسی طرح قول سدید کا تقاضا یہ ہے کہ بیٹی میں مخفی نقص ہیں تو اس کے ہونے والے خاوند پر یا اس کے رشتہ داروں پر بات کھول کر وضاحت کر دی جائے کہ یہ اس میں نقائص ہیں آپ اس کو دیکھ لیں اس کے باوجود قبول کرتے ہیں تو ٹھیک ہے جو لوگ قول سدید سے کام لیں ان کی شادیاں خدا کے فضل سے ہمیشہ کامیاب رہتی ہیں اور بعض ایسے جوڑوں کو میں جانتا ہوں جن پر ایک دوسرے کے عیوب خوب کھول دیئے گئے تھے اس کے باوجود انہوں نے قبول کیا ہے اور خدا کے فضل سے نہایت ہی اعلیٰ درجے کا جوڑا پیدا ہوا اور نہایت پاکیزہ ماحول پیدا ہوا یہاں تک کہ یہاں ہمارے مغرب کے معاشرہ میں بعض بچیاں بے چاری ایسی ہیں کہ وہ کئی قسم کی گندگیوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں کسی باہر سے آنے والے نے کسی سے شادی کی خواہش کی تو اُن کی طرف سے بتا دیا گیا کہ یہ یہ کمزوریاں ہم سے ہو چکی ہیں آگے تمہاری مرضی ہے شادی کرنی ہے تو کرو۔ چنانچہ بعض لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو ان سے میں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خبر دی کہ

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

کہ جو گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ اس کا کوئی گناہ نہیں تو ایک طرف تم اسلام کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہو اور دوسری طرف ایک ایسا ہی شخص بڑی صاف گوئی کے ساتھ اور سچائی کے ساتھ اپنی سابقہ زندگی تمہیں صرف اس لئے بتا رہا ہے کہ تمہیں دھوکہ نہ ہو اور پھر تم منہ بنا کر دوسری طرف چل پڑو گے تو یہ تو جائز بات نہیں چنانچہ بعض احمدی لڑکوں کے متعلق میرے دل میں بڑی عزت ہے انہوں نے اس بات کو سنا میں نے کہا کہ یہ فیصلہ کرو کہ یہ بچی اب نیک ہے کہ نہیں، جو ہو چکا ہو چکا اور تمہیں اس سے تعلق قائم کرتے ہوئے کوئی انقباض تو نہیں ہوگا تم اس کے حقوق تو ادا کر سکو گے کہ نہیں کر سکو گے اس کے بعد بیشک شادی کرو چنانچہ اللہ کے فضل سے وہ شادیاں ہوئیں اور بہت ہی کامیاب اور

بہت ہی پاکیزہ معاشرہ قائم ہوا ہے لیکن جہاں چھپایا جاتا ہے وہاں بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور بعض دفعہ اس وقت چھپایا جاتا ہے جب کہ چھپانے کا حکم نہیں ہے، اور اس وقت نہیں چھپایا جاتا جب چھپانے کا حکم ہے۔ سچ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر جگہ اپنی برائیوں کو آپ خود اچھالتے پھریں۔ یہ بھی گناہ ہے مگر قولِ سدید کے تعلق میں جہاں سودے ہو رہے ہوں۔ جہاں رشتے طے ہو رہے ہوں وہاں ضرور آپ پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ اس کمزوری کو ضرور ظاہر کریں جس کمزوری کے علم کے بعد ایک شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس نے آپ سے سودا کرنا ہے کہ نہیں کرنا۔ اسی لیے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے ایسے شخص پر بھی لعنت ڈالی جو گندم کی ڈھیری کے اوپر خشک گندم رکھ دیتا ہو لیکن وہ اندر سے گیلی ہو۔ چنانچہ عربوں میں دستور تھا کہ وہ گہرا ہاتھ ڈال کر دیکھا کرتے تھے کہ جیسے دانے باہر ہیں ویسے اندر بھی ہیں کہ نہیں اور پنجاب میں تو اب بھی عام رواج ہے کہ چاولوں کی ڈھیری ہو یا گندم کی جو سمجھدار بیوپاری لوگ ہیں وہ بعض جگہوں سے گہرا سوراخ کر کے یا کوئی پیمانہ اندر پھینک کر اندر کا دانہ نکال کر دیکھتے ہیں تو جہاں سودے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کی نصیحت یہ ہے کہ خود اپنے اندر کے دانے نکال کر دکھاؤ اور یہ بات معیوب نہیں بلکہ آپ پر فرض ہے لیکن عام حالات میں اگر انسان اُن باتوں کو ظاہر کرے جن سے خدا تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی ہو اور ایسے لوگوں پہ ظاہر کرے جن پہ ظاہر کرنا اس کے لیے فرض نہیں ہے تو یہ نیکی نہیں بلکہ گناہ بن جاتا ہے۔ مختلف توازن اور مختلف پہلوؤں کا اتنا حسین امتزاج ہے کہ

اسلام کی تعلیم میں بہت ہی حسین توازن پیدا ہو جاتا ہے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم جہاں ایک طرف یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ جب بیاہ شادی کے مواقع ہوں یا تجارت کے مواقع ہوں وہاں خود متعلقہ کمزوریوں کو نکال کر باہر پیش کیا کرو۔ اور یہ سچائی ہے وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خود آنحضورؐ کو یہ فرماتے سنا کہ میری ساری امت قابل بخشش ہے سوائے ان کے جو مجاہر یعنی ہر بات کو، اپنی ہر بدی کو ظاہر کرنے والے اور ستاری نہ کرنے والے ہیں۔ یہ بات ستاری نہ کرنے کے مترادف ہے کہ انسان رات کو کوئی کام کرے اور پھر صبح ہونے پہ وہ خود دوسروں کو بتاتا پھرے۔ پس وہ لوگ جو گناہ کرتے ہیں اور خود اپنے گناہوں سے پردے اٹھاتے ہیں اُن کے اوپر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے لعنت ڈالی ہے۔ ان کو خطرناک مجرم قرار دیا ہے۔ پس ان دو باتوں کو ملا کر غلط نتیجے نہ نکالیں جب میاں بیوی کی شادیاں ہو جائیں تو اس کے بعد میاں کا یا بیوی کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ پرانی باتیں جن پر خدا تعالیٰ نے پردے ڈالے ہوئے ہیں وہ ان کو ایک دوسرے پر کھولیں۔ اگر کوئی ایسی بات ہے جس کے متعلق خطرہ ہے کہ وہ بعد میں ظاہر ہوگی اور پھر تعلقات تلخ ہوں گے تو اس کے متعلق عقل کا بھی تقاضا یہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کی تعلیم بھی یہی کہتی ہے کہ پہلے ہی بات کھول دو لیکن بعض ایسے جہلاء ہیں جو اپنی اچھی بھلی شادی کو اپنے ہاتھوں سے بالکل برباد کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آج کل ہی ایک معاملہ میرے سامنے ہے کہ ایک سادہ مزاج بیچاری بیوی جس کی زندگی اپنے خاوند سے بہت اچھی گزر رہی تھی اور وہ ایسے معاشرے کی ہے جس معاشرہ میں برائیاں اس طرح کی ہیں کہ وہاں بعض غلطیاں سرزد ہونا روزمرہ کی زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ پتہ نہیں اس بیچاری کو کیا خیال آیا کہ میں اور سچی بنوں اور ایک دن اپنے میاں کے سامنے اپنی وہ پرانی باتیں بیان کر دیں جو خدا تعالیٰ نے مخفی رکھی ہوئی تھیں۔ اس دن کے بعد پھر وہ میاں اس کو دکھائی نہیں دیا۔ اب اس بیچاری کے خط آتے ہیں کہ میں کیا کروں۔ ہماری بہت محبت تھی۔ بچے ہیں۔ بچوں سے بھی بڑا پیار تھا لیکن وہ مجھ سے متنفر ہو کر بھاگ گیا ہے تو شادی بیاہ سے پہلے خاص احتیاط کے ساتھ اپنی بعض ایسی کمزوریوں کو پیش کرنا جن کے متعلق یہ خیال ہو کہ اگر براہِ راست علم ہوا تو سخت نقصان پہنچے گا۔ یہ تقویٰ کے خلاف نہیں بلکہ تقویٰ کے عین مطابق ہے لیکن اگر خدا نے پردے ڈھانکے ہوں۔ کوئی بدیاں ہیں جو چھپی ہوئی ہیں۔ جن کے سامنے

نہیں ہیں تو ان کی تشہیر کرنا تو پرلے درجے کی حماقت بلکہ خودکشی ہے اور یہ بیماری بعض موقعہ پہ انفرادی نقصان پہنچاتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں ایسی باتیں بے وجہ کھولنا جو ماضی کا حصہ بن چکیں، دفن ہو گئیں، یہ نیکی نہیں بلکہ بے وقوفی ہے لیکن بعض دفعہ یہی چیزیں معاشرہ میں عام گند بن کر پھیل جاتی ہیں اور غالباً یہی بڑی حکمت ہے جس کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے مجاہر کو نہایت ہی ظالم اور گنہگار قرار دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو شخص اپنی بدیوں سے شرم نہیں کرتا وہی ہے جو باہر بیٹھ کر یہ باتیں کرتا ہے اور بظاہر سچ بول رہا ہے لیکن ایسا سچ ہے جو خدا کے نزدیک جھوٹ سے بھی بدتر ہے۔ اس میں دو گناہ ہیں۔ ایک یہ گناہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ستاری کے پردے کو خود اپنے ہاتھوں سے چاک کر رہا ہے اور دوسرا گناہ یہ ہے کہ ایسی باتوں سے معاشرہ گندا ہوتا ہے۔ وہ نوجوان جن کی مجالس میں یہ باتیں ہوں کہ رات ہم نے یہ گناہ کیا۔ رات یہ بدمعاشیاں کیں۔ فلاں جگہ ہم نے یوں کیا۔ وہ بے حیائی کے اور خدا کی ستاری کا پردہ چاک کرنے کے مرتکب تو ہیں ہی لیکن وہ نسبتاً کم گنہگار جو اُن کی مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں اُن کے دلوں میں گناہوں کے ولولے بھر دیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بڑے جوش پیدا ہوتے ہیں۔ بڑی امنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ اچھا ہم بھی یہی کر کے دیکھیں گے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کو جو دین عطا ہوا ہے نہایت ہی متوازن ہے اور اس کی ایک ایک بات میں بڑی گہری حکمت ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے بڑا احسان فرمایا جب ایک طرف قولِ سدید کا حکم دیا اور دوسری طرف مجاہر کے مضمون کو خوب کھول کر سامنے پیش کر دیا کہ دیکھو مجاہر نہ بننا۔ اس سے تم بھی گنہگار ہو گے، خدا کے ناشکرے بنو گے اور سوسائٹی میں فحشاء پھیلا دو گے۔

میں نے اس مضمون پر غور کیا تو مجھے ایک بات کی سمجھ آئی اور

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کے لیے دل سے بے حد محبت کے درود نکلے کہ ان کی قربانی ہمیشہ کے لیے ساری امت کے کتنے کام آئی ہے۔ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بعض حقوق قائم فرمائے ہیں۔ ان میں ایک حق ہر شخص کے اپنے نفس کا حق ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی کو حق نہیں ہے کہ اس پہ الزام لگائے اور اگر وہ الزام لگاتا ہے تو اس کا ہرگز فرض نہیں ہے کہ اس کا وہ انکار بھی کرے۔ چنانچہ اگر کوئی کسی شخص پر الزام لگاتا ہے کہ اُس نے زنا کیا۔ اُس نے یہ گند کیا۔ اُس نے وہ گند کیا تو اگر وہ گواہ پیش کرتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے تو معاملے کی چھان بین ہوگی ورنہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے یعنی بظاہر سچ بھی بولا ہو تب بھی خدا کے اس قانون کی رو سے وہ جھوٹا نکلتا ہے اور جس پہ الزام لگایا گیا ہے اس کو اسلام کی کوئی عدالت مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ انکار ہی کرے۔ اس کے نتیجہ میں خدا نے ستاری کا ایک عجیب پردہ ڈال دیا ہے۔ ساری امت کی کمزوروں پر یہ ستاری کا عظیم الشان پردہ ہے کہ گناہوں سے بچو لیکن اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہوں تو جب تک وہ گناہ اچھل کر منظرِ عام پر نہیں آتے۔ خدا کی ستاری کا پردہ پھاڑ کر باہر نہیں آتے اس وقت تک کسی کو حق نہیں ہے کہ خدا کی ستاری کا پردہ پھاڑ کر جھانک کر تمہارے اندر دیکھے۔ صرف عورت کو حق ہے اور صرف مرد کو حق ہے جو میاں بیوی ہوں۔ ان کے لیے یہ فرض نہیں ہے کہ وہ گواہ اکٹھے کرتے پھریں۔ ان کو خدا نے حق دیا ہے اگر عورت مرد کو گنہگار سمجھتی ہے تو لعان کر سکتی ہے یعنی چار دفعہ قسمیں کھا کر وہ کہہ سکتی ہے کہ میرا خاوند اس گند میں ملوث ہے اور اگر وہ چار دفعہ قسمیں کھا کر انکار نہیں کرتا تو اس پہ جرم کی سزا عائد ہو جائے گی۔ یہی حال عورت کا ہوگا اگر مرد اُس پر یہ الزام لگائے تو میاں بیوی کے درمیان ایک استثناء رکھا گیا ہے جس میں اپنی ذات میں بہت گہری حکمتیں ہیں اور　　یہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے مجاہر کا لفظ استعمال فرمایا ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے منفی ہدایت ہے کہ کسی کو حق نہیں ہے کہ عام سوسائٹی میں اپنی بدیوں کو خود اچھالے

پس عام حالات میں جہاں اُچھالنے کا حق نہیں ہوتا وہاں لوگ اچھالتے ہیں اور مجاہد بن جاتے ہیں لیکن جہاں اپنے فائدے مقصود ہوں وہاں اپنی ایسی بدیوں پر پردے ڈالتے ہیں جن پر پردہ ڈالنا گناہ ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں غلط سودے ہو سکتے ہیں۔ پس موقعہ محل کے مطابق کیسی پاکیزہ سچی تعلیم ہے اور ہر موقعہ کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے تو جھوٹ سے پرہیز لازم ہے لیکن جھوٹ کی اس تعریف کو پیش نظر رکھیں جو قرآن کریم کے نزدیک جھوٹ ہے وہی جھوٹ کہلائے گا اور جس باریکی سے قرآن کریم نے جھوٹ کی وضاحت فرمائی ہے مختلف حالات میں جھوٹ کی تعریف فرمائی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جھوٹ سے کلیتہً پرہیز کرنا توحید خالص سے تعلق جوڑنے کی اہلیت عطا کرتا ہے۔

اس مضمون کو سمجھنے کے بعد اب میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ

ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچے یا تحریر پہنچے

کہ وہ روزمرہ کی عادت بنا لے۔ جب بھی اس پر کوئی حملہ ہو یعنی اس کے کردار پر اس کی ذات پر، اس کی نیتوں پر، اس کے کسی جرم کی نشاندہی کی جا رہی ہو تو اچانک خودبخود جو ردعمل ہوتا ہے بات کرنے سے پہلے اس کا جائزہ لے لیا کرے۔ بات کرنے سے پہلے ذرا ٹھہر جایا کرے اور اپنے نفس کا جائزہ لیکر دیکھے تو سہی کہ وہ کیا کر رہا تھا۔ اکثر اوقات آپ اس کو بہانہ تلاش کرتے ہوئے موقعہ پہ پکڑ لیں گے جس طرح کوئی رنگے ہاتھوں پکڑا جاتا ہے۔ آپ کا نفس فوراً آپ کے سامنے آجائے گا کہ اوہو ہو! میں تو یہ سب جھوٹی باتیں بیان کر رہا تھا۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو وہ جھوٹ بن کر باہر آجائے گا اور پھر آپ کے لئے مفر نہیں ہوگی۔ بعض دفعہ ایک جھوٹ بولا جاتا ہے تو پھر دو بولے جاتے ہیں۔ پھر تین بولے جاتے ہیں۔ پھر چار بولے جاتے ہیں۔ جھوٹوں کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ بالارادہ یہ کوشش کہ جھوٹ کی جو مخفی پناہ گاہیں ہیں وہاں بھی میں جھوٹ کو پناہ نہیں لینے دوں گا۔ اپنے نفس کے اندر بھی جو وساوس کی صورت میں جھوٹ پلتا ہے یا بہانوں کی صورت میں جھوٹ پلتا ہے میں اس کو اپنی نگاہ میں ننگا کر دوں گا۔ ضروری نہیں کہ آپ اس کو اچھال کر باہر لوگوں کے سامنے لائیں۔ اپنے سامنے اس کو اچھالا کریں۔ گہری نظر سے اس کا مطالعہ کریں تو پھر آپ وہ سفر شروع کر دیں گے جو توحید کی طرف سفر ہے۔ جو تبتّل کا سفر ہے اور اس ضمن میں کچھ اور احادیث نبویہ ہیں۔ کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہیں میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اگلے جمعہ میں پیش کروں گا کیونکہ یہ مضمون ایسا ہے کہ جس کا انسانی سوسائٹی سے بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ یہ وہ بُت ہے جو انسان اگر توڑے بھی تو پھر نئے بنا لیتا ہے۔ یہ جھوٹ کے ایسے بُت ہیں کہ ہر انسان کے اندر ان کے کارخانے لگے ہوئے ہیں۔ روز کی زندگی میں انسان ضرور ایسے حالات سے گزرتا ہے جب کہ وہ اپنے نفس میں جھانکے تو وہ پکڑا جائے گا کہ وہ کوئی جھوٹ کے بُت تراش رہا تھا۔ عام تعلقات کے معاملہ میں کسی کو دیکھا تو کہہ دیا کہ میں آپ ہی کی طرف جا رہا تھا۔ مجھے آپ ہی کا خیال آرہا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ مہمان نوازی کے تقاضے پورے ہو رہے ہیں تو غلط باتیں پیش کر کے اپنا اچھا اثر جمانے کی کوشش کرنا جبکہ دل کہہ رہا ہو کہ یہ تو مصیبت بنا ہوا ہے اور زبان کہہ رہی ہو کہ شوق سے آپ نوش فرمائیں۔ آپ ہی کی چیز ہے۔ یہ روزمرہ کے جھوٹ ہیں میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ عام گھروں میں، عام ذہنوں میں، عام روزمرہ کے حالات میں یہ جھوٹ پلتے ہیں اور یہ بُت گھڑے جاتے ہیں اور دکھائی نہیں دے رہے ہوتے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک دعوت کے موقعہ پر کسی کے ہاں گلاب جامن بہت اچھے بنے ہوئے تھے تو کسی عورت نے کہا بہت اچھے گلاب جامن ہیں۔ میں نے چھ کھائے ہیں بہت مزے دار تھے تو میزبان نے کہا: شوق سے اور کھائیں۔ آپ نے کھائے تو بارہ ہیں مگر گنتا کون ہے۔ وہ دونوں جھوٹ بول رہے تھے۔ اس کا شوق سے کھانا کہنا ہی جھوٹ ہے کیونکہ جو گن رہا ہے کہ میرے مہمان نے بارہ گلاب جامن کھا لئے ہیں اس کا دل تو ہر گلاب جامن پر کڑھ رہا تھا اور جس نے تعریف کرتے ہوئے اپنے زیادہ کھانے پر پردہ ڈالا اس نے بھی جھوٹ بولا۔ یہ ایک لطیفہ ہے لیکن یہ لطیفہ دونوں طرف جھوٹ کے گند کھاتا ہے اور ہمارے روزمرہ کی زندگی میں یہ تمام باتیں ہیں۔ اس کی اتنی مثالیں ہیں کہ اگر اس کی مثالیں بیان کرنی شروع کی جائیں تو روزمرہ کے ایک دن کے حالات جو انسان کے سامنے آتے ہیں اس پر گھنٹوں کی بحث ہو سکتی ہے مگر میں نے آپ کو مثال دی ہے۔ جھوٹ کے بہت لطیف اور باریک بہانے آپ کا دل گھڑتا رہتا ہے اور ابتدائی حالت میں یہ دکھائی نہیں دیتے مگر ایک دفعہ بن جائیں تو پرورش پاتے ہیں اور پرورش پاکر پھر باہر بھی نکلتے ہیں اور بڑی بھیانک شکل میں باہر نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرہ کو جھوٹ سے کلیتہً پاک کردے کیونکہ جھوٹ کو چھوڑے بغیر نہ ہم موحّد بن سکتے ہیں نہ دنیا کو توحید عطا کر سکتے ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آج دنیا کی نجات صرف اور صرف توحید سے وابستہ ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن الفاظ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا انہی الفاظ میں میں آپ کی روحانی اولاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں:

خُذُوا التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَاءَ الْفَارِسِ[1]

اے مسیح موعودؑ کے روحانی ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اسی میں سب دنیا کی اور اسی میں تمہاری نجات ہے۔

نوٹ: — مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے

(ادارہ)

راہِ ہدیٰ بقیہ صفحہ ۱۰

سے جدا نہیں ہوا بلکہ آپ کی روح کو معراج ہوا ہے حضرت معاویہ بھی معراج روحانی کے قائل ہیں حضرت حسن بصری کہتے ہیں کہ اسراء کے واقعات خواب کے نظارے ہیں جو آپ نے دیکھے

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔

"اسراء کی کیفیت میں اختلاف کیا گیا ہے مسلمانوں میں سے اکثر گروہ اسراء کے جسمانی ہونے پر متفق ہیں اور قلیل تعداد یہ کہتی ہے کہ اسراء روحانی تھا۔ امام ابن جریر سے ان کی تفسیر میں حذیفہؓ سے مروی ہے کہ یہ خواب تھی اور آپ کا جسم زمین سے جدا نہیں ہوا بلکہ آپ کی روح کو اسراء ہوا تھا اسی طرح امام ابن جریر نے حضرت عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ کا اسراء روحانی کا عقیدہ بھی درج کیا ہے"

(تفسیر رازی جلد نمبر ۲ سورۃ بنی اسرائیل زیر آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ صفحہ ۱۴۷)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب زاد المعاد کی جلد اوّل صفحہ ۳۰۲ پر مذکورہ بالا مسلک نقل کیا ہے نیز لکھا ہے کہ حضرت حسن بصری رحؒ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

علامہ شبلی لکھتے ہیں:۔

"عبد اللہ بن عباسؓ اور بہت سے صحابہ کا اعتقاد تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں خدا کو آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نہایت اصرار سے اس کے مخالف تھیں۔ امیر معاویہ کو معراج جسمانی سے انکار تھا"

(سیرۃ النعمان مصنفہ شبلی جلد ۲ صفحہ ۴۹)

[1] حوالہ: تذکرہ صفحہ ۵۴ ایڈیشن اکتوبر ۱۹۶۹ء

دلائل و مسکت جوابات

قسط نمبر (۸)

راہِ ھدیٰ

تحریر ——— ایم ۔ کے ۔ جاوید

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" کے جواب میں

(ادارہ)

"عقیدہ نمبر ۶"

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں "قرآنی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قادیانی عقیدے کے مطابق اب یہ منصب بروزی طور پر غلام احمد قادیانی کا ہے۔" (صفحہ ۱۸)

الجواب :-

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں۔ "ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ روحانی خزائن نمبر ۱۷ صفحہ ۴۲۶)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں رہے اور اب میں خاتم النبیین ہوں۔ بلکہ آپ نے یہی لکھا ہے کہ میں بروزی طور پر خاتم النبیین ہوں۔ چنانچہ خود لدھیانوی صاحب نے بھی اس عنوان کے نیچے لکھا ہے۔ "مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ا۔ "میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت

"وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ"

بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

۲۔ "پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲)

(بحوالہ لدھیانوی صاحب کا رسالہ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" صفحہ ۱۸)

قارئین کرام! مندرجہ حوالہ میں مظہر کا لفظ ہی قابل غور ہے جو بتاتا ہے کہ اصل خاتم النبیین آپ نہیں ہیں اصل خاتم النبیین کوئی اور ہے اور آپ اس کے مظہر ہیں۔

جہاں تک لدھیانوی صاحب کی اس کوشش کا تعلق ہے کہ یہ تاثر پیدا کریں کہ بروزی طور پر خاتم ہونے کے دعویٰ کا مطلب یہ ہے کہ گویا مرزا صاحب کے نزدیک اصل کا زمانہ بروز کے ظاہر ہونے کے ساتھ ختم ہو گیا اور جب بروز ظاہر ہو گیا تو اسی کا زمانہ شروع ہو گیا سراسر جماعت احمدیہ پر بہتان ہے۔ اور حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ خود مولانا صاحب کے پیر و مرشد بھی لفظ ظل اور بروز کا استعمال کر چکے ہیں اور اس کی تشریح بھی کر چکے ہیں۔

بروز ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اصل ختم اور بروز شروع۔ بروز بنتا ہی اس وقت تک ہے۔ جب اصل اپنی پوری شان کے ساتھ موجود رہے بروز کا معنی اس سے مختلف سمجھنے والے کی مثال ایسی ہی ہے کہ کوئی بے وقوف شیشہ میں سورج کا عکس دیکھ کر کہے کہ سورج کی اب کوئی حیثیت نہیں رہی بلکہ عکس ہی اصل ہے۔ یا چاند کی وساطت سے سورج کی روشنی پاکر سمجھے کہ چاند نے سورج کو منسوخ کر دیا یا کسی کا سایہ دیکھ کر یہ جاہلانہ دعویٰ کرے کہ اس سایہ نے اس کو کالعدم کر دیا جس کا یہ سایہ تھا۔ پس جیسا کہ گزشتہ بزرگوں کی واضح تحریرات سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ اگر کوئی بزرگ بروز محمدؐ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ شیطانی خیال ہرگز اس کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معزول یا کالعدم کرنے کی خبیثانہ جسارت کی ہے اسی طرح بروز خاتم ہونے کے دعویدار کے متعلق یہ جاہلانہ حملہ کہ وہ اسی کو ختم کرنے کا دعویدار ہے جس کے بروز ہونے کا وہ دعویٰ کر رہا ہے، یا تو پرلے درجے کی جہالت ہے یا پھر حد سے بڑھا ہوا بغض و عناد ہے اس کے سوا کوئی اور معنے نہیں لئے جا سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے مقام کے بارہ میں جو تحریرات گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہیں بہت کافی ہیں۔ ان سے اہل بصیرت مطمئن ہو چکے ہیں لیکن چونکہ لدھیانوی صاحب بار بار اپنے دعوے کو دہرا رہے ہیں اس لئے اگر حضرت مرزا صاحب کی ایسی تحریرات سے ایک دو اور اقتباس پیش کر دیئے جائیں تو مضائقہ نہیں قبل اس کے کہ ہم یہ اقتباس پیش کریں ہم مولوی صاحب کو یہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ یہ اعتراض اس سے بہت بڑھ کر عیسیٰ علیہ السلام پر وارد ہوگا اگر وہ دوبارہ امت محمدیہ میں تشریف لائے جیسا کہ ان مولوی صاحب کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ عیسیٰؑ کی بعثت ثانی کے بارہ میں خود مولوی صاحب کے بزرگ جناب قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں۔

"بہر حال اگر خاتمیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو حضور سے کامل مناسبت دی گئی تھی تو اخلاق خاتمیت اور مقام خاتمیت میں بھی مخصوص مشابہت و مناسبت دی گئی۔ جس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسوی کو بارگاہ محمدی سے خُلقاً و خَلقاً، رتبتاً و مقاماً ایسی ہی مناسبت ہے جیسی کہ ایک چیز کے دو شریکوں میں یا باپ بیٹوں میں ہونی چاہیئے"

(تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۱۲۹ از قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند پاکستانی ایڈیشن اولیٰ مطبوعہ مئی ۱۹۸۶ء نفیس اکیڈمی کراچی)

یہ بات تو محض ان کو اعتراض کا مزہ چکھانے کے لئے کی گئی تھی تاکہ معتدل ہو کر بات کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اب ہم حضرت مرزا صاحب کی مزید دو تحریرات اس پر روشنی ڈالنے کے لئے پیش کرتے ہیں جن سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ حضرت مرزا صاحب نے اگر حضرت خاتم الانبیاء کا بروز ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر اپنا کیا مقام سمجھا ہے۔

فرمایا :-

انظر الیّ برحمۃ و تحنن
یا سیدی انا احقر الغلمان

ترجمہ :- اے میرے آقا میں آپ کا ادنیٰ غلام ہوں مجھ پر محبت و شفقت کی نظر ڈالیں۔

پھر فرمایا۔ "ہم پر جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ یہ سب رسول اکرمؐ کے فیض سے ہی ہیں۔ آنحضرتؐ سے الگ ہو کر ہم سچ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں اور خاک بھی نہیں۔ آنحضرتؐ کی عزت اور مرتبہ دل میں اور ہر رگ و ریشہ میں ایسا سمایا ہے کہ ان کو اس درجہ سے خبر تک بھی نہیں۔ کوئی ہزار تپسیا کرے، جپ کرے، ریاضت شاقہ، اور مشقتوں سے مشت استخواں ہی کیوں نہ رہ جائے مگر ہرگز کوئی سچا روحانی فیض بجز آنحضرتؐ کی پیروی اور اتباع کے کبھی میسر آ سکتا ہی نہیں اور ممکن ہی نہیں۔"

(الحکم ۱۸ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

"عقیدہ نمبر ۷"

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں "قرآن کریم کے مطابق صاحب کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قادیانی عقیدہ یہ ہے۔ کہ آیت

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ

مرزا صاحب کے حق میں ہے۔"

(صفحہ ۱۹)

یہ بھی سراسر ایک شیطانی جھوٹ ہے۔ ہمارا تو یہ ایمان ہے جو شخص یہ سمجھے کہ یہ آیت کریمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں بلکہ کسی اور کے متعلق ہے۔ وہ ایک بدبخت انسان ہے۔ لدھیانوی صاحب نے محض نمبر شمار بڑھانے کے لئے حضرت مرزا صاحب کا ایک اور الہام درج کر کے جو قرآن کریم کی آیت بھی ہے عقیدہ نمبر ۷ کے تحت دہرا دیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ آیت

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ

کے مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں - بلکہ میں مخاطب ہوں۔

"عقیدہ نمبر ۸"

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں " قرآنی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء بھی مرزا صاحب ہیں کیونکہ آیت " سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ " ان پر نازل ہوئی ہے ۔(صفحہ ۱۹)

قارئین کرام! حضرت مرزا صاحب نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ صاحب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں اور نہ ہی یہ لکھا ہے کہ آیت " سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہیں ہے بلکہ خود مرزا صاحب کے بارے میں ہے ۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآنی آیات کا کسی امتی پر نازل ہو جانا کیا معنے رکھتا ہے ۔ کیونکہ مرزا صاحب نے اشارۃً یا کنایۃً کہیں بھی نہیں فرمایا کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ویسے ہی اسراء اور معراج ہوا تھا۔ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تھا ۔ پس قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآنی آیات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئیں اگر کسی اور کے حق میں نازل ہوں ۔ تو وہ ہرگز اپنے مقام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے برابر قرار نہیں دیتا ۔ نہ ہی وہ اپنے متبعین خود کو اس کا اصل سمجھتا ہے بلکہ تکبر کی بجائے انکسار میں بڑھتا ہے ۔ یہی حال حضرت مرزا صاحب سے پہلے امتیوں کا تھا ۔ جن کو وہ آیات الہام ہوئیں جن کے مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔ پس یہ الہام معاملہ کی نوعیت کو واضح اور ہر قسم کے اعتراض کو باطل کرنے والا ہے ۔

مولوی صاحب ایک کے بعد دوسرا اعتراض کرتے جا رہے ہیں اور محض اپنی کم ظرفی کا مظاہرہ کر رہے ہیں ۔ ایک ہی قسم کے چند بے بنیاد اعتراضات ہیں جو ایک ہی شق کے تحت آنے چاہئیں تھے ۔ مگر ان کو نمبر بڑھانے کی فکر پڑی ہوئی ہے ۔ اس قسم کے عقیدوں کا شافی و کافی جواب ہم فصل سوم کے عقیدہ نمبر ا کے جواب میں دے چکے ہیں ۔

"عقیدہ نمبر ۹"

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے دو باتیں بیان کی ہیں ۔ ایک یہ کہ تمام مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کے قائل ہیں ۔ لیکن مرزا صاحب معراج جسمانی کے قائل نہیں بلکہ معراج روحانی کے قائل ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ معراج نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا ۔ دوم - مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اس قسم کے کشوف مجھے بھی ہوتے ہیں ۔ گویا مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بھی اپنے وجود میں پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں ۔

کیا معراج جسمانی تھا؟

اس سے تو ہمیں انکار نہیں کہ گذشتہ صدیوں میں علماء کی ایک کثیر تعداد نظر آتی ہے جو روحانی معراج کی بجائے جسمانی معراج کی قائل رہی ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کہ صحابہؓ کی کثیر تعداد بھی رفع جسمانی کی قائل دکھائی دیتی ہے ۔ یہاں بھی ایک اجماع کا سا منظر پیدا ہو جاتا ہے لیکن درحقیقت یہ اجماع محض دور سے دکھائی دینے والا اجماع ہے ۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس اجماع کے خلاف حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بخاری شریف میں یہ قطعی گواہی ملتی ہے کہ اسراء کے دوران رسول خدا ؐ کا جسم زمین سے غائب نہیں ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو اسراء کرایا تھا ۔ اور آنحضرت بیدار ہوئے تو آپ مسجد الحرام میں ہی تھے ۔

پس دو باتوں میں سے ایک لازماً ماننی پڑے گی ۔ یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی قطعی گواہی سے جسے علماء اجماع سمجھ رہے ہیں وہ اجماع نہیں رہا تھا کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس شہادت نے اس اجماع کو توڑ دیا یا پھر یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف بھی منکر اجماع والے فتوے دینے پڑیں گے ۔ پس اب فیصلہ آپ پر ہے کہ اس مسئلہ کو اجماع کے مسئلہ سے قطع نظر قرآن و سنت اور عقل کی کسوٹی پر مزید پرکھا جائے اور معلوم کیا جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مسلک درست تھا جس سے آدھا دین امت نے سیکھا ہے یا دیگر صحابہؓ کا ۔

پس اگر معراج جسمانی کے انکار اور معراج کے کشفی ہونے کا اقرار کرنے کی بناء پر حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت پر خلاف اجماع امت اور " صریح کفر " کا فتویٰ لگانا درست ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لدھیانوی صاحب کیا ارشاد فرمائیں گے ۔

معزز قارئین! اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ واقعی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معراج کو کشفی واقعہ تسلیم کرتی تھیں ۔ نیز حضرت معاویہؓ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت عائشہؓ کے ہم خیال ہیں :-

ا - سیرۃ ابن ہشام میں لکھا ہے :-

" قال ابن اسحاق وحدثنی بعض آل ابی بکر ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول ما فقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اللہ اسریٰ بروحہ "

(سیرۃ ابن ہشام جلد اوّل ذکر الاسراء والمعراج زیر عنوان حدیث عائشۃ عن مسراہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۳۹۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ اسراء کے دوران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم زمین سے غائب نہیں ہوا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو سیر کرائی تھی ۔

" ان معاویۃ ابن ابی سفیان کان اذا سئل عن مسریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت رؤیا من اللہ صادقۃ "

(سیرۃ ابن ہشام جلد اوّل ذکر الاسراء والمعراج زیر عنوان حدیث معاویۃ عن مسراہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۴۰۰)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جب بھی اسراء کے بارے میں پوچھا جاتا تھا تو آپ یہی جواب دیتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سچی خواب تھی ۔

سیرۃ ابن ہشام کے مصنف لکھتے ہیں :-

" فلم ینکر ذلک من قولہما لقول الحسن ان ہذہ الآیۃ نزلت فی ذلک قول اللہ تبارک وتعالیٰ " وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس "

(سیرۃ ابن ہشام جلد اوّل ذکر الاسراء والمعراج زیر عنوان جواز ان یکون الاسراء رؤیا - صفحہ ۴۰۰)

ترجمہ :- حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ کا اسراء روحانی کا عقیدہ جھٹلایا نہیں جا سکتا ۔ کیونکہ حضرت حسن بصری کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی یہ آیت اسراء کے بارے میں نازل ہوئی ہے وما جعلنا الرؤیا .... الخ

ابن اسحاق ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے اور ابن ہشام کی وفات ۲۱۸ھ میں ہوئی ۔ سیرت کے اعتبار سے یہ دونوں ہی قدیم ترین ہیں ۔

تفسیر ابن جریر میں بھی لکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ ، حضرت عائشہؓ اور حضرت حسن بصریؒ اسراء روحانی کے قائل تھے ۔

(تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۸ سورۃ بنی اسرائیل زیر آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ صفحہ ۱۳)

تفسیر ابن جریر کے مصنف (۳۱۰ھ) میں فوت ہوئے تھے ۔

تفسیر کشاف کے مصنف امام زمخشریؒ لکھتے ہیں ۔

" واختلف فی انہ کان فی الیقظۃ ام فی المنام فعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت واللہ ما فقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن عرج بروحہ وعن معاویۃ انما عرج بروحہ وعن الحسن کان فی المنام رؤیا رآہا "

(تفسیر کشاف جلد اول سورۃ بنی اسرائیل زیر آیت سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ صفحہ ۴۵۰)

ترجمہ :- اس بات میں اختلاف ہے کہ اسراء بیداری کی حالت میں ہوا یا نیند کے دوران حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے ۔ اللہ کی قسم اسراء کے دوران آپ کا جسم زمین

(باقی صفحہ ۸ پر)

نیکیوں کی قاتل - غیبت

از مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد نذیر صاحب مبشر مبلغ ہبلی

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں اسلام جیسا کامل دین اور قرآن مجید جیسی کامل کتاب عطا کی۔ اور ہماری رہنمائی کے لئے ہر چھوٹی سے چھوٹی ضرورت اس میں بیان کیا تاکہ ہم سکون اور چین کی زندگی گزار سکیں۔ اور دنیا میں بھی خوشی اور آرام سے رہیں اور آخرت میں بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔ قرآن کریم نے نہ صرف ہمیں پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی بلکہ ان برائیوں کی نشان دہی بھی فرمائی جس سے معاشرہ دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے سماج میں جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بظاہر معلوم نہیں ہوتیں لیکن آہستہ آہستہ یہ بیماری تمام نیکیوں کو جڑ سے کاٹ پھینکتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ مزید نیکیاں کرنے سے بھی محروم کر دیتی ہیں انہیں برائیوں میں سے ایک بڑی برائی غیبت ہے۔ غیبت کے معنے احادیث میں یوں بیان ہوئے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی برائیوں کو ان کی غیر موجودگی میں دوسروں کے سامنے بیان کرنا جسے سننے سے انہیں دکھ پہنچتا ہو۔ اگر کی گئی برائی سچ ہو تو وہ غیبت ہے اور اگر وہ موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہوگا۔

خدا تعالیٰ کو یہ بات اس قدر ناپسند ہے کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

" اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اسے ناپسند کرو گے"

(سورۃ الحجرات)

ظاہر ہے کوئی بھی یہ پسند نہ کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت نوچے اور پھر کھائے تو پھر کیوں نہ اس برائی کے خلاف جہاد کیا جائے اور اس سے بچا جائے جسے قرآن کریم نے بھی ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس برائی سے بچنے کی تاکید کی ہے وہاں احادیث سے بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بری عادت کی سزا کیا ہے تاکہ ہم اس سے محفوظ رہیں۔

پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " قیامت کے دن تم بدترین لوگوں میں سے دو منہ والے شخص کو پاؤ گے" یعنی غیبت کرنے والے کو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں میرا گزر ایک ایسے گروہ کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں کو اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے حضرت جبرائیل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں آپ نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت کا خیال نہ رکھتے تھے یعنی غیبت کیا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت اور چغلی کتنی بری عادتیں ہیں یہ جس میں پائی جاتی ہیں ان کی عبادتیں رائیگاں ہو جانے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ غیبت تمام نیکیوں کو کھا جاتی ہے آنحضور صلعم نے فرمایا غیبت اور چغل خوری ایمان کو اس طرح کاٹ دیتے ہیں جس طرح چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کے لئے درختوں کی شاخیں کاٹ کر ان کو ننگا کر دیتا ہے

چاہیئے تو یہ کہ دوسروں کی برائیوں پر نظر ہی نہ رکھی جائے اور اگر کسی کی کوئی برائی نظر آئے بھی تو نظر انداز کر دو۔ اور اپنی برائیوں کو نظر میں رکھنا چاہیئے تا ہمیں خیال رہے کہ ہم فلاں فلاں برائی میں مبتلا ہیں رسول اکرم صلعم نے فرمایا ہے وہ شخص مبارک ہے جس کو اپنے عیب کا خیال لوگوں کے عیبوں کی طرف متوجہ نہ ہونے دے۔

جہاں غیبت کرنے والا گناہ کرتا ہے وہاں غیبت سننے والا بھی اس گناہ میں برابر کا شریک ہوتا ہے اور دونوں برابر کی سزا کے حقدار ہیں دوسرے بعض غیبت کرنے والے کہتے ہیں کہ ہم یہ بات منہ پر کہنے کو بھی تیار ہیں کیونکہ ہم جھوٹ نہیں بول رہے ایسے لوگ ایک اور گناہ کر بیٹھتے ہیں ایک تو وہ غیبت کرتے ہیں دوسرے دلآزاری۔ یعنی دوسرے کو دکھ پہنچانے کا گناہ بھی ان کے حصہ میں آجاتا ہے۔

اس لئے ہمیں ہر ممکن اس برائی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ عورتوں میں یہ بیماری کچھ زیادہ ہی پائی جاتی ہے حالانکہ انہیں خاص طور پر محتاط رہنا چاہیئے کیونکہ آئندہ قوموں کو سنبھالنے والی نسلیں انہیں کی گود میں پل کر نکلتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے " عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے کہ آدمی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں لیکن اس سے بچنا چاہیئے عورتوں کی خاص سورۃ قرآن شریف میں ہے حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں"

پس خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اس برائی سے نجات دے۔ اگر کسی میں کوئی برائی یا بری بات نظر آئے تو اس کو نظر انداز کر دینا چاہیئے اور اگر اس کو اس برائی سے منع کریں تو اس رنگ میں کہ اسے برا نہ لگے۔ علیحدہ اس سے مل کر دلی اخلاص اور اصلاح کی نیت سے اسے سمجھائیں اور اس کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خدا اسے اس بری بات سے بچائے۔ خدا تعالیٰ جو علیم و خبیر ہے۔ تمام دنیا کے عیبوں کو جانتا ہے مگر اس کے باوجود وہ ستار ہے۔ سب عیبوں کو چھپانے والا ہے تو پھر ہم کون ہوتے ہیں کہ دوسروں کے عیب فاش کریں

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے گا۔

درخواستہائے دعا

● میرے بڑے لڑکے غلام عظیم الدین کے پیٹ میں درد کے باعث ڈاکٹروں نے اپینڈیکس کا شبہ ظاہر کیا ہے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے اور گلبرگہ میں باران رحمت کے لئے درخواست دعا ہے (اعانت بدر ۱۰ روپے)

(غلام نعیم الدین گلبرگہ)

● خاکسار کی بیٹی مرضیہ بانو کی دوسری بچی پیدا ہوتے ہی وفات پا گئی خود مرضیہ بانو بھی شدید بیمار ہے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(قاری میر الدین احمد معلم وقف جدید بیرون راجستھان)

● خاکسار کی منجھلی لڑکی ناصرہ حق قریب دو سال سے بیمار ہے گلوبین کم ہو رہا ہے جس کی وجہ سے اکثر بخار آجاتا ہے۔ عزیزہ سائشہ احمد مرض گردہ کے باعث ڈیڑھ سال سے بیمار ہے ہر دو کی کامل شفایابی اور پریشانی کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شاہ ناصر احمد گیا بہار)

● ڈاکٹر نعیم احمد صاحب انگلینڈ سے اعانت بدر ۱۰ پاؤنڈ ادا کرتے ہوئے اپنی دینی دنیوی ترقی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● ان دنوں کھلنا میں حالات تشویشناک ہیں۔ احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے ہمیں سخت تکالیف کا سامنا ہے۔ ملاؤں نے ۲۹ فروری کو ہمارے مشن پر حملہ کیا لیکن اس واقعہ کی وجہ سے ہمارے ایمان میں پختگی پیدا ہوئی ہے یہاں پر " عارف باللہ" نام کے ایک شخص نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ پر پابندی عائد کرنے کیلئے عدالت میں استغاثہ دائر کیا ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مخالفین کو عزائم میں ناکام نامراد کرے اور ہم سب کو ثبات قدم عطا فرمائے آمین۔ (فیروز عالم بنگلہ دیش)

تبلیغی و تربیتی مساعی

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کا دورہ یادگیر، تیما پور، ہیر گاہ

عرصہ پانچ سال کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے احباب جماعت یادگیر کی خواہش پر یادگیر اور یادگیر کی قریب کی جماعتوں کا تربیتی و تبلیغی دورہ فرمایا۔ حسب پروگرام محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۴ جولائی ۹۲ء کو ۱۰ بجے یادگیر پہنچے۔ آپ کے شایانِ شان استقبال کے لئے احباب جماعت اور اطفال مسجد احمدیہ کے احاطہ میں انتظار کر رہے تھے۔ امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور احباب جماعت نے پھولوں کے ہار سے آپ کا استقبال کیا۔ بعدہٗ آپ نے سب حاضرین سے ملاقات کی۔

تربیتی جلسہ:- آپ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رات کو بعد نماز مغرب و عشاء تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جو محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے مرکز سے موصولہ دعوت الی اللہ کے متعلق ایک سرکلر پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو دعوت الی اللہ کے کام میں سرگرم ہونے اور حضور انور کی خواہش کے مطابق تبلیغ کا کام منظم طریق پر آگے بڑھانے کے سلسلہ میں ہدایت دیں اور نصائح کیں۔ آخر میں بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تیما پور اور ہیر گاہ کا دورہ

مورخہ ۵ جولائی ۹۲ء کے دن محترم صاحبزادہ صاحب بعض احباب جماعت احمدیہ یادگیر کے ہمراہ تیما پور کے لئے روانہ ہوئے۔ احباب جماعت احمدیہ تیما پور نے بھی شاندار رنگ میں آپ کا استقبال کیا۔ بعدہٗ وہاں پر بھی ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلام کی حسین تعلیم کا ذکر فرمایا۔

بعدہٗ آپ نے زیر تعمیر مسجد احمدیہ کا معائنہ فرمایا۔ اور مناسب ہدایت و راہنمائی فرمائی۔ آپ بعض احمدی احباب کے گھروں میں بھی تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ مع قافلہ ہیر گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ہیر گاہ میں پہنچ کر آپ نے احباب جماعت سے ملاقات کی۔ بعدہٗ آپ رات یادگیر واپس آئے۔ ۶ جولائی کو یادگیر میں بعض احباب کے گھروں اور نمائش ہال میں تشریف لے گئے۔ ۷ جولائی ۹۲ء کو محترم امیر صاحب یادگیر نے اپنے باغ میں ایک پارٹی کا انتظام فرمایا۔ جس میں محترم صاحبزادہ صاحب اور جماعت کے بعض عہدیداران اور احباب کو مدعو فرمایا۔ وہاں باغ میں باجماعت نمازوں کا انتظام بھی کیا گیا۔ اور طعام سے فارغ ہوکر واپس آئے۔ اور واپسی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کے ہمراہ شام ۶ بجے حیدر آباد کے لئے روانہ ہوگئے۔

(سید کلیم الدین احمد مبلغ یادگیر)

کیرلہ کے چار مقامات پر فضل عمر نرسری سکولوں کا قیام الحمد للہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز فرمودہ تعلیمی سکیم کے مطابق کیرلہ کے چار مقامات میں فضل عمر نرسری سکولوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

اس کے لئے ایک تعلیمی ادارہ FAZLE UMER EDUCATION .R.&.D کے نام سے قائم کیا گیا جس کے کنوینر صوبائی سیکرٹری تعلیم مکرم ٹی کے محمود صاحب اور ان کے ساتھیوں کی مشترکہ کوششوں سے کالیکٹ۔ کوڈالی۔ کرولائی اور پینگاڈی چار مقامات پر سکولز قائم کئے گئے جن میں یکم مئی ۹۲ء سے ہی داخلہ شروع کیا گیا۔

ان چاروں سکولوں میں ذریعہ تعلیم انگریزی ہوگا۔ روزانہ صبح ۹ بجے تا ۱۰ بجے قرآن مجید ناظرہ اور دینیات پڑھائے جائیں گے۔ اس کے بعد دس بجے سے رائج الوقت نصاب کے مطابق L.K.G اور U.K.G کی تعلیم دی جائے گی۔ ان سکولوں میں بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کے علاوہ معقول تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم طلباء و طالبات کو داخلہ دیا گیا۔

کرولائی:- ۸ جون ۹۲ء بروز پیر کرولائی میں اس سکول کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔ مسجد احمدیہ کرولائی سے ملحق وسیع و عریض ناریل کے باغ میں نئی تعمیر شدہ خوبصورت عمارت میں سکول جاری کیا گیا۔ افتتاحی تقریب محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صوبائی امیر کی زیر صدارت مکرم ٹی کے محمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزم شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوئی۔ صدر جلسہ نے سکول کے قیام کی غرض و غائیت پر روشنی ڈالی۔ مکرم ٹی کے محمود صاحب کنوینر نے استقبالیہ خطاب کیا۔

اس کے بعد مکرم آر یاقوت محمد صاحب MLA سابق وزیر حکومت کیرلہ نے سکول کا افتتاح کرتے ہوئے بتایا کہ اس علاقہ کی علمی و اخلاقی ترقی کے لئے اس قسم کے تعلیمی ادارے کی ضرورت ہے۔ اس کی باگ ڈور جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس جماعت کے بارے میں میرا یہ مطالعہ ہے کہ یہ جماعت کس قسم کی خود غرضی کے بغیر بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت بجالاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ مستقبل میں یہ اس علاقہ کا شہرت یافتہ سکول اور پھر کالج میں تبدیل ہوگا۔

اس اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر پی ایم۔ پی تو قاسم۔ پنچایت پریذیڈنٹ شری سی کے وشو ناتھن ہیڈ مسٹر مقامی ہائی سکول کنجو محمد صاحب سحابی۔ ایم ماسٹر سابق صدر کانگریس آئی۔ مادھون سی پی آئی سوم ناتھ جنتا دل۔ شری گوپالن بی۔ جے۔ پی وغیرہ مقامی سیاسی جماعتوں کے نمائندگان نے اس سکول کے قیام پر نیک تمناؤں اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارک باد دی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے اور مکرم اے پی کنجا مو صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی کمیٹی نے بھی خطاب کیا۔ تمام حاضرین میں اس موقعہ پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

کوڈالی:- ۱۵ جون بروز پیر محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت کوڈالی فضل عمر نرسری سکول کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔ مسجد احمدیہ کے قریب ہی ایک عمارت کرایہ پر لے کر اسکول کے طور پر استعمال کی جا رہی ہے۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب معلم کی تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم پی منصور احمد صاحب سیکرٹری صوبائی کمیٹی نے استقبالیہ تقریر کی۔ مختصر صدارتی تقریر کے بعد مکرم نور الدین صاحب ایم ایل اے سابق وزیر کیرلہ نے اس سکول کا افتتاح کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو بہت سراہا۔ اور بتایا کہ مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں اس سکول میں داخلہ کے لئے سفارشوں کی ضرورت پڑے گی۔ اس حد تک اس کا سٹینڈرڈ بہت بلند اور اونچا ہوگا۔

اس موقعہ پر شریمتی کے لیلا ضلع کونسلر مکرم پروفیسر محمود صاحب۔ کے پربھاکرن صدر پنچایت کمیٹی۔ اے ایم دامودران نمبیار سابق ہیڈ ماسٹر مقامی ہائی سکول۔ شری کے۔ ٹی رام کرشن نمبیار۔ شری او۔ ایس کے ایرا منگلم۔ خاکسار محمد عمر۔ مکرم اے پی کنجا مو صاحب نے اس اجلاس کو مخاطب کیا۔ تمام حاضرین کی چائے و لوازمات سے تواضع کی گئی۔

کالیکٹ:- ۷ جون ۹۲ء بدھوار صبح دس بجے کالیکٹ سکول کا افتتاح ہوا۔ اس سکول کے لئے مدرسہ احمدیہ کے نئے تعمیر شدہ ایک عمارت کو استعمال کیا جا رہا ہے۔

خاکسار محمد عمر کی زیر صدارت منعقدہ اس اجلاس میں سکول کا افتتاح مدارس کارپوریشن کے میئر مسٹر ٹی۔ پی داسن نے کیا۔ مکرم احمد سعید صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور ایک نظم خوانی کے بعد خاکسار نے اس سکول کے قیام کی غرض و غایت اور تعلیمی میدان میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

میئر صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعلیمی میدان میں کی جانے والی کامیاب اور بے لوث خدمت کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ اس دور میں جب کہ استاد اور شاگرد کے درمیان کا جو پاکیزہ رشتہ ہے۔

دہ مفقود ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ اس کے دوبارہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے بنیادی تعلیم کے ساتھ اچھے اور اونچے اخلاق کے قیام کی بھی ضرورت ہے۔

اس اجلاس کو سابق میونسپل چیئرمین شری او راج گوپال نے خطاب کرکے بتایا کہ پچھلے سال جبکہ میں میئر تھا خدام الاحمدیہ کالیکٹ سے میری واقفیت تھی۔ یہاں کے احمدی نوجوانوں کی طرف سے مقامی جنرل ہسپتال میں ایک وقار عمل کا پروگرام ہوا تھا۔ ان کے مخلصانہ اور بے لوث کاموں کو دیکھ کر ان نوجوانوں کے بارے میں میرے دل میں گہری محبت اور نہ مٹنے والا جذبۂ احترام پیدا ہوا تھا۔ دیگر پارٹیاں صرف نام و نمود کی خاطر اور اخباروں میں نام اور تصویر کی خاطر برائے نام کچھ کام کرکے چلی جاتی ہیں۔ لیکن میں نے جماعت احمدیہ کو اس سے مختلف پایا۔ لہٰذا مجھے یقین ہے کہ یہ سکول بھی جو محض خدمت خلق کے جذبہ میں قائم ہے مستقبل قریب میں پروان چڑھے گا۔

اس کے بعد ایک اور سابق میونسپل چیئرمین شری سی۔ جے رابن مکرم ٹی عبداللہ کویا صاحب کارپوریشن کونسلر مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب شری دھرما پیلن ایل۔ جے۔ پی لیڈر نے خطاب کیا۔

شری دھرما پیلن نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں عام مسلمانوں میں بہت غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ خاص کر پاکستان میں اس جماعت کو ظلم و ستم کا نختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ لیکن اس جماعت نے اب تک ظلم و ستم کی کا مقابلہ صرف دعاؤں سے کیا ہے۔ جس میں یہ جماعت کامیابی حاصل کررہی ہے۔ آخر میں مکرم ٹی کے محمود صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

پینگاڈی:۔ اس سکیم کے تحت جو نیا سکول کا افتتاح پینگاڈی میں ۲۲ رجون ۱۹۹۲ء بروز پیر محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت مکرم این کنجی احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم فضل احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔

پروفیسر ایم۔ کے سی پینکار پرنسپل مقامی کالج نے سکول کا افتتاح کیا۔ پروفیسر محمود احمد صاحب، ٹی کے محمود صاحب۔ شری جنار دھن ماسٹر ایم۔ پی کنجا مو صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا۔ پی اختر علی صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

اسی طرح بفضلہ تعالیٰ کیرلہ کے چاروں مقامات میں نہایت شاندار رنگ میں فضل عمر نرسری انگلش میڈیم سکول کا اجراء ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سکولوں کو پروان چڑھائے اور بچوں کے تعلیمی معیار کی بلندی کا ذریعہ بنائے آمین۔

(نذیر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن کیرلہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ کی سرگرمیاں

علاقائی طور پر مجلس کے کام کو وسعت دینے کے لئے کیرلہ کی ۴۳ مجالس خدام الاحمدیہ کو کاسرا گوڑ۔ کینانور۔ کالیکٹ۔ ملاپورم۔ منار گھاٹ۔ پالگھاٹ۔ تریچور۔ کوچین ترونتاپورم اور لکشادیپ حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ چنانچہ ہر علاقہ کو جو مختلف مجالس پر مشتمل ہے تربیتی کیمپ اور مختلف سنٹروں میں تبلیغی پروگرام کے انعقاد کو عملی جامہ پہنانے میں سہولت ہورہی ہے۔

۱۲ر جولائی ۱۹۹۲ء کو ترانیمبلم کے علاوہ مضافات کی چھ مجالس کے اکثر خدام نے شرکت کی۔

مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کی زیر صدارت منعقدہ اس کیمپ کا ایم۔ پی کنجا مو صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی امارت نے افتتاح کیا۔ مکرم عزیز احمد صاحب صدر جماعت چیرنگا نرا مکرم سی کے علوی صاحب صدر جماعت ترانیمبلم مکرم پی ایم عبداللہ صاحب صدر جماعت تیرور اور ... صاحب صدر نے مخاطب ہوکر خدام کو نصائح کیں۔

ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب علاقائی سیکرٹری

نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

تناول طعام اور ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوئے۔ قرأت قرآن مجید۔ اذان۔ عربی۔ اردو۔ ملیالم نظمیں۔ تقریر۔ مضمون نویسی۔ پیغام رسانی۔ SS الاؤ۔ قوت حافظہ۔ نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات ان مقابلہ جات میں تمام خدام نے حصہ لیا۔

آخر میں علاقائی قائد مکرم حسن کویا صاحب کی زیر صدارت منعقد اختتامی اجلاس میں محترم مولانا محمد عمر صاحب نے مقابلہ جات میں اوّل دوئم اور سوئم آئے ہوئے خدام میں قیمتی انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

(پی۔ ایم بشیر احمد جنرل سیکرٹری صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ)

تلگو یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی خدمت میں تلگو ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ

قرآن مجید کا تلگو ترجمہ شائع ہونے پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مکرم ظہیر الدین صاحب مکرم سید جہانگیر علی صاحب مکرم جاوید احمد صاحب مکرم ساجد احمد صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد نے تلگو یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی خدمت میں قرآن مجید کا تلگو ترجمہ پیش کیا۔ یاد رہے تلگو ترجمہ کی اشاعت کے جملہ اخراجات مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم حیدر آباد اور مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے ادا کئے اور مکرم شیخ ابراہیم صاحب ناصر تلگو پنڈت نے قرآن مجید کا تلگو زبان میں ترجمہ کیا جبکہ مکرم راجیندر پی ایچ ڈی سابق ڈائریکٹر سنسکرت اکیڈمی اور مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب عاجز سرکل انچارج ورنگل نے نظر ثانی و نظر ثالث کی۔ اس سلسلہ میں مکرم محمد قدرت اللہ صاحب غوری نے خصوصی تعاون کیا۔ جزاہم اللہ۔

مرکزی وزیر کمال الدین احمد صاحب سے خاکسار اور مکرم محمد قدرت اللہ صاحب غوری مکرم ارشد اللہ بیگ صاحب انجینئر نے لیک وسے گیسٹ ہاؤس میں مل کر لٹریچر پیش کیا۔ اور جماعت کی عالمی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔

مخالفین کی جانب سے نہایت دل آزار ایک ٹریکٹ جماعت کے خلاف شائع ہوا۔ جس کا خاکسار نے ۸ رمئی کو جواب شائع کردیا۔ ۹ رمئی کو تقسیم کردیا گیا۔

(ماہ جون کے شروع میں) خاکسار اور محترم چوہدری منظور احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے نیپال کا دورہ کیا۔ اور بیرونی مقام کے مکھیا سے مل کر جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔

(حمید الدین شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام)

بنگالی سکھ سمیلن میں احمدی مبلغ کی تقریر

ہوڑہ شہر جہاں اور کاموں سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ میں سکھ بھائیوں کی بھی اچھی تعداد اور ایک بہت عمدہ گوردوارہ ہے جس کی پربندھک کمیٹی سکھ سبھا نے آل بنگال سکھ سمیلن بلائی جس میں پورے بنگال کے سکھ علماء (گیانی) مدعو تھے۔ کمیٹی نے مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب سے بھی ایک خصوصی دعوت نامہ کے ذریعہ شرکت کی درخواست کی۔ موصوف جماعت کے ۱۲ افراد پر مشتمل وفد لے کر ۱۶ر اگست بروز اتوار صبح گوردوارے حاضر ہوئے۔

وفد تقریباً ۱۱ بجے دن کو گوردوارہ پہنچا۔ موجود حاضرین نے جن کی تعداد ۱۴۰۰ کے لگ بھگ ہوگی پُرتپاک خیر مقدم کیا اور خوشی میں نعرے لگائے۔ بعد ازاں گوردوارہ پربندھک نے مولانا صاحب کا تعارف یوں کرایا کہ یہ مولانا صاحب قادیان کے رہنے والے ہیں۔ اور قادیان جماعت احمدیہ کا عالمی مرکز ہے۔ اور میں بھی وہیں کا نزدیک کسی گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ مولانا صاحب کے گورو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا جنم بھی وہیں ہوا۔ اور آپ وہیں سے ساری دنیا میں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آج دنیا کا کوئی کونا نہیں جہاں احمدی بھائی نہ بستے ہوں۔

مولانا صاحب موصوف نے کلمہ شہادت سے اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور بتایا کہ سکھ دھرم اسلام سے کوئی الگ دھرم نہیں ہے۔ مگر غلط فہمی

نے ہم سب کو الگ الگ کر رکھا ہے۔ کیونکہ اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ نماز پڑھو اور قرآن کی تلاوت کرو۔ جب کہ سکھ دھرم کے بانی گورو بابا نانک نے بھی یہی گرنتھ صاحب میں فرمایا ہے۔ نماز پڑھو اور قرآن پڑھو۔

اسی طرح سکھ مسلم اتحاد کے تعلق سے اسلام و احمدیت کی تبلیغ ہوئی۔ ادھر سکھ صاحبان خوش ہو کر کہنے لگے کہ ہم ایک ہو کر اپنے آپ کو کتنا الگ تھلگ سمجھتے ہیں۔ تقریر کا سلسلہ تقریباً ۴۵ منٹ جاری رہا۔

بعد میں ایک بار پھر بڑے تپاک سے ملے۔ اور مولانا صاحب کو سرو پا (پگڑی) پیش کیا۔ مولانا صاحب موصوف نے اپنی ایک کتاب "سنت سندیش" جس کا گرمکھی ترجمہ اخبار شبیر پنجاب لندن نے بھی شائع کیا تھا کے علاوہ جماعت کا دوسرا لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ وفد کے تمام ممبران کو پُر تکلف کھانا کھلایا گیا۔ اور بڑے اعزاز کے ساتھ تقریباً ۲ بجے رخصت دی۔

(محمد فیروز الدین انور۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کلکتہ)

مضافات قادیان کا تبلیغی دورہ

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء کو لجنہ اماء اللہ قادیان کے ایک تبلیغی وفد نے موضع دیوابجوہ۔ جمال پور۔ ڈڑیوالی کا دورہ کیا۔ اس وفد میں مندرجہ ذیل افراد و ممبرات لجنہ شامل ہوئے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم عبدالحق صاحب معلم وقفِ جدید۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان۔ محترمہ بشریٰ صادقہ حمیمہ صاحبہ۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم۔ خاکسار معراج سلطانہ۔

دیوابجوہ میں مسجد میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ پورا پروگرام بہنوں نے بڑی دلچسپی سے سُنا۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ میں حاضری ۶۰ تک تھی بیس کے قریب غیر مسلم خواتین اور بچے بھی شامل ہوئے۔ جن میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔ جلسہ کے بعد ۱۲ مستورات نے بیعت کی۔

دس بجے وفد جمال پور پہنچا۔ یہاں پر چار بیعتیں ہوئیں۔ ۱ بجے ڈڑیوالی پہنچے اس مقام پر کئی دفعہ جانے کا موقعہ ملا۔ یہاں۔ تعلیمی حالت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ تمام افراد کو نماز اور قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کی گئی۔ ڈڑیوالی میں بار بار جانے کی وجہ اور تبلیغ سے متاثر ہو کر ۸ ممبرات نے بیعت کی اس طرح اس دورے میں کل بیس بیعتیں ہوئیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ اور ہماری مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(معراج سلطانہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ بھارت)

جماعت احمدیہ کلکتہ کی مساعی

۲۳ اگست کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں حضور انور کے انٹرویو پر مشتمل کیسٹ دکھانے کا انتظام کیا گیا جس میں افراد جماعت کلکتہ بکثرت ذوق و شوق سے شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز محترم منظر حسین صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس پروگرام میں مکرم ڈاکٹر عثمان غنی صاحب پی ایچ ڈی ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ اسلامک ہسٹری کلکتہ یونیورسٹی نے خصوصی طور پر شمولیت فرمائی اور حضور انور کے اس انٹرویو سے متاثر ہوئے۔ تمام حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

(حمید الدین شمس مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بنگال و آسام)

جماعت احمدیہ بنگال کا تبلیغی ٹور

جماعت احمدیہ بنگال کا ایک تبلیغی وفد جو آٹھ افراد پر مشتمل تھا مکرم محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی قیادت میں تقریباً ۲۰ کلومیٹر پروانہ جگہ نانو پر ساد اور جانی صاحبی دو قصبوں میں پیغام حق پہنچانے کی خاطر ۱۸ ۹۲ کو پہنچا۔ جہاں شام ۷ بجے سے رات ۱۰ بجے تک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اسی طرح ۱۹ ۹۲ کو دوسرے قصبہ یعنی جانی صاحبی میں بھی شام ۷ بجے سے رات دس بجے تک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ دونوں جلسے کامیاب رہے۔ قصبہ کے رہنے والوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور مائیک وغیرہ کی سہولت بہم پہنچائی۔ اور بڑے اطمینان و سکون سے ساری کاروائی کو مرد و زن بوڑھے بچوں نے سماعت کیا۔ آخر میں اپنی رائے کا

اظہار کیا کہ یہاں پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی جیسی اوتار کی جن کی تعلیم کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ دو دن کے اس تبلیغی پروگرام میں تقریباً پانچ سو کے لگ بھگ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

(شمس الدین خان معلم وقف جدید بنگال)

کوڈالی میں تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ کوڈالی نے مورخہ ۱/۹۲ کو مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ کی زیر صدارت بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ کوڈالی میں جلسہ منعقد کیا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم ندیم صادق نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ عربی کلام خوش الحانی کے ساتھ سُنایا۔ بعدہ صدر اجلاس نے جلسہ سالانہ قادیان کے ایمان افروز واقعات سُنائے اور آئندہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے ایک نئی زندگی گذارنے کی احباب جماعت کو تلقین کی۔ ازاں بعد مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے دُنیا میں رونما ہونے والے واقعات کا ذکر کر کے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

صدر اجلاس کی تقریر کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کوڈالی نے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں تمام مرد و بچے اور مستورات نے شرکت کی سب کی چائے سے تواضع کی گئی۔

یکم تاریخ کو بعد نماز ظہر ٹھیک دو بجے مستورات کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں مولانا محمد عمر صاحب کی بیگم صاحبہ نے مستورات کی اہم ذمہ داریوں پر مشتمل ایک گھنٹہ تقریر کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے دوران ماہ ایک اجلاس منعقد کر کے تبلیغی و تربیتی امور کی طرف خدام کو توجہ دلائی۔

(کے عبدالسلام معلم وقفِ جدید کوڈالی)

منارگھاٹ میں تربیتی جلسہ کا انعقاد

۱۸/۷/۹۲ کو بعد نماز مغرب مکرم ایس ناصر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ محترم ایس نوشاد احمد صاحب کی تلاوت قرآن سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ صدر مجلس نے افتتاحی تقریر کی۔ جلسہ میں مکرم ایچ شمس الدین صاحب اور خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں اور نماز کی اہمیت اور اصلاح و اخوت خلافت سے وابستہ رہنے کی ضرورت پر تقاریر کیں۔ مکرم اے کنجی احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے اطاعت و تعلق جماعت کی اہمیت بیان کی۔ صدارتی تقریر اور اجتماعی دُعا سے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

۲۴/۷/۹۲ کو بھی بعد نماز مغرب مکرم اے کنجی احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم پی پی محمد علی صاحب کی تلاوت قرآن اور صدر مجلس کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم ایس ناصر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن۔ مکرم پی پی محمد علی صاحب اور صدر مجلس نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں احباب و مستورات اور بچے شریک ہوئے۔

(سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقفِ جدید)

آٹرا پورم میں تربیتی جلسہ

۲۱/۸/۹۲ کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسلم مشن ہاؤس میں خاکسار کی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم کے ایم ابراہیم صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد ایم کے زین الدین نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ مکرم ایم علی صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اور مکرم ایم اے زین العابدین صاحب معلم کرائیکی نے اہمیت نماز کے موضوع پر تقاریر کیں۔

(اے عبدالرحمٰن جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آٹرا پورم)

شیرگاؤں میں تبلیغی جلسہ: ۱۱/۹۲ کو رات ۷ بجے ایک احمدی دوست کے گھر پر شیرگاؤں میں جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں بہت سے غیر احمدی حضرات شریک ہوئے۔ جلسہ کی صدارت مکرم حکیم محمد دین خان صاحب صدر جماعت احمدیہ شیرگاؤں نے کی۔ مکرم عاشق خان صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم لیاقت خان صاحب نے اردو نظم سلامت خان صاحب نے اُردو نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم آدم خان صاحب اور ۴

مکرم امیر سلامت علی صاحب نے حضرت یوسف علیہ السلام اور سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور وفات مسیح ناصریؑ کے عنوان

منظوری سیکرٹریانِ وقفِ جدید جماعتہائے احمدیہ بھارت

—— قسط نمبر (۲) ——

جولائی ۹۲ء تا جون ۹۵ء کے لئے درج ذیل سیکرٹریانِ وقفِ جدید کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء گرامی کے مطابق اپنے فرائض کو کما حقہٗ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

مکرم ایم نصیر احمد صاحب　چیلاکرا
" ایم پی شمس الدین صاحب　کوڈالی
" ٹی کے کنجالن کٹی صاحب　کلکلم
" سی جی شریف احمد صاحب کویا　کالیکٹ۔
" پی اے رحیم صاحب　مینگلور
" پی علوی صاحب　موریاکتی
" نور الدین خان صاحب ولد عزیز خان صاحب　کیرنگ
" بابر خان صاحب　سورو　(نامزد)
" شیخ عبد اللطیف صاحب　کرڈاپلی۔
" ایچ اے الحق صاحب　پینکال۔
" رفیق احمد صاحب　بھدرک

مکرم نذیر احمد صاحب منڈاشی　بھدرواہ
" میر عبد القیوم صاحب　چیک ایمرچ
" سفیر احمد صاحب بھٹی　کالابن لوہارکہ
" عبد العزیز صاحب بھٹی نائب سیکرٹری　کالابن لوہارکہ
" محمد رؤف خان صاحب　مانلو
" ماسٹر ناصر احمد خان صاحب　اندورہ
" سید عنایت اللہ صاحب　شوپیاں
" قاری نواب احمد صاحب　قادیان حلقہ نور
" انور احمد ہانقہ صاحب　قادیان حلقہ مسجد مبارک
" رضوان احمد صاحب ملکانہ　قادیان حلقہ ناصر آباد

——(×)——

نوٹ:— جن جماعتوں میں سیکرٹریانِ وقفِ جدید کا تاحال انتخاب نہیں ہوا ہے اُن جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اوّلین فرصت میں حسبِ قواعد سیکرٹریانِ وقفِ جدید کا انتخاب کروا کر بغرضِ منظوری دفتر وقفِ جدید کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

ولادتیں

● — خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۳ر دسمبر ۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ بچہ کا نام "فواد احمد" رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی درویش کا پوتا اور مکرم خورشید عالم صاحب بھاگلپور کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے احباب دُعا کریں۔ نیز میری خوشدامنہ مکرمہ حسن آرا بیگم صاحبہ دل کی مریضہ ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔　(اعانتِ بدر میں پچاس روپے ادا کئے ہیں)

(طاہر احمد گجراتی)

● — خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ امۃ النجیب اہلیہ انور رضا خان صاحب مقیم دہلی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱؍۹۲ کو توام بچے (لڑکی اور لڑکا) عطا فرمائے ہیں۔ جو مکرم محمد اظہر خان صاحب برہ پورہ بھاگلپور (بہار) کے پوتی و پوتا اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب درویش مرحوم کے نواسی نواسہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیٹی کا نام "طاہرہ انور" اور بیٹے کا نام "محمد اطہر" تجویز فرمایا ہے۔ دونوں بچوں کے خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے احباب دُعا کریں۔

(محمد اکرم گجراتی قادیان)

صومالیہ کے قحط زدگان کی مالی امداد —— بقیہ صفحہ اوّل

جملہ امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنی جماعت میں اس کی تحریک کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس تحریک میں شامل کرکے وعدہ اور وصولی کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ حضور پرنور کی خدمت میں ہندوستان کی جماعتوں کی مجموعی رپورٹ بھجوائی جا سکے۔ حضور انور کا ارشاد ہے کہ بچوں کو بھی اس تحریک میں شامل کیا جائے۔ اس غرض کے لئے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں "صومالیہ فنڈ" کے نام سے ایک امانت قائم کردی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کے افراد کو بڑھ چڑھ کر اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

سہ ماہی رسالہ نور الدین جرمنی

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے تبلیغی۔ تربیتی و علمی مضامین پر مشتمل خوبصورت اور دیدہ زیب سرورق اور کاغذ پر ایک سہ ماہی رسالہ "نور الدین" شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس رسالہ کے خریدار بن کر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ تعاون فرماویں۔

ملنے کا پتہ:— دفتر مجلس خدام الاحمدیہ MITTELWEG, 43
6 FRANKFURT / M (GERMANY)

درخواست ہائے دُعا

● — مکرم سید پرویز افضل صاحب سمستی پور مبلغ چھ سو روپے قربانی جانور کے لئے بھجواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مکرم سید جاوید احمد صاحب جمشید پور کے چھوٹے بیٹے عزیز مصباح الدین احمد کی بائیں آنکھ کا اپریشن علیگڑھ میں ہوا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اب دوبارہ روشنی صرف دُعاؤں سے ہی بحال ہو سکتی ہے۔ بچے کی بینائی جلد بحال ہونے کے لئے احباب دُعا کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

● — عزیز عمران احمد صاحب انجینئر ابن محترم فضل احمد صاحب انجینئر نائب صدر جماعت احمدیہ سرینگر کی شادی خانہ آبادی عزیزہ ڈاکٹر بشریٰ بنت محترم محمد یوسف خان صاحب ڈی۔ایس۔پی سرینگر کے ساتھ ہونی طے پائی ہے۔ منگنی کے اس مبارک موقعہ پر محترم فضل احمد صاحب نے مبلغ پانچصد روپے اعانتِ بدر ادا کرتے ہوئے دونوں خاندانوں کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے۔ عمران احمد کے بہترین روزگار اور دونوں خاندانوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(غلام رسول بٹ۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرینگر)

● — خاکسار کی خالہ جان مبارک بیگم صاحبہ اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقی، صحت و سلامتی، درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اور خاکسار بھی اپنی مستقل ملازمت، صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ (اعانتِ بدر ۱۰۰/- روپے)

(عبد المجید اُستاد ٹائپسٹ تماپور)

● — مکرم غلام محی الدین صاحب پڈر ناصر آباد (کشمیر) کے لڑکے کو دیوار سے گرنے کی وجہ سے ٹانگ میں سخت چوٹ آئی ہے اور فریکچر ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ شفائے کاملہ کے لئے احباب دُعا کریں۔ (مبلغ -/۶۵ روپے صدقہ ادا کیا ہے۔)　(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

● — مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ آف ماریشس ایک عرصہ سے دل کی مریضہ ہیں۔ اسی طرح ان کے خاوند بھی بیمار رہتے ہیں دونوں کی کامل شفایابی کے لئے احباب دُعا کریں۔　(مینیجر بدر)

● — خاکسار کے خسر محترم نور العارفین صاحب آف دھنباد PROSTRATE GLAND کی بیماری میں کافی عرصے سے مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت و شفایابی کے لئے احباب دُعا کریں۔　(نعیم اللہ افتخار احمد مونگیر)

● — ان دنوں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ علیل ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(ظفر اللہ سعیدی شوراپور)

● — خاکسار کے بڑے پوتے عزیز مسرت احمد نے کمپیوٹر کورس کا امتحان دینا ہے۔ امتحان میں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔　(حضرت صاحب منڈا سکرنزیلی تادلی آباد)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سید نذیر احمد صاحب کو ناظم وقفِ جدید مقرر فرمایا ہے۔

(۲) — نظارت نشر و اشاعت کے متعلق خط و کتابت ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان سے کی جائے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت متوجہ ہوں

الحمد للہ مرکز احمدیت قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پندرھواں^15 اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا چودھواں^14 سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار اپنی مخصوص روایتی شان کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اجتماع کی برکات و اہمیت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں :-

”جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے۔“

”یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور بہترین سبق ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔“

نیز فرمایا :-

”ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔“

چونکہ امسال اجتماع کے دیگر پروگراموں کے علاوہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا لہٰذا جملہ قائدین سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کے ساتھ شرکت فرما کر اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں۔

صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ قادیان

ٹنڈر سپلائی گوشت

جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ء کے موقعہ پر گوشت سپلائی کرنے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب اس سلسلہ میں دفتر افسر جلسہ سالانہ سے رابطہ قائم کرکے شرائط دکوائف معلوم کرکے ٹنڈر دے سکتے ہیں۔

تفصیلات معلوم کرنے کی آخری تاریخ 15-اکتوبر 1992ء ہے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :-
سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ :- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔
نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون :- ۶۲۹۴۴۳

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر :-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

PHONE :- 04524 - 649.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے (ترمذی)

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES

MANUFACTURERS, EXPORTERS, IMPORTERS,
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.

MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE
ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002
(INDIA)

PHONES :- 011-3263992, 011-3282643.
FAX :- 91-11-3755121, SHELKA, NEW DELHI

SUPER INTERNATIONAL

PHONES :-
OFF. 6379622
RESI. 6233389

(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)

PLOT NO. 6, TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

ارشاد نبوی ﷺ

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

(سخت غصّہ سے بچو!)

(منجانب)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا :-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

۱۶ میننگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

NIR

Starline

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015

”ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔“

(کشتی نوح)

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب
ربر سلیپر، ہوائی چپل نیز ربر
پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیشکش)

بانی پولیمرز۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶

فون نمبرز :-
43-4028-5137-5206

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۲ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی - ۲۳